قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہُ اللہ تعالیٰ
۸ اور ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب پونے ایک بجے
رحلت فرما گئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ رابع

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز

ماہنامہ خالد ربوہ
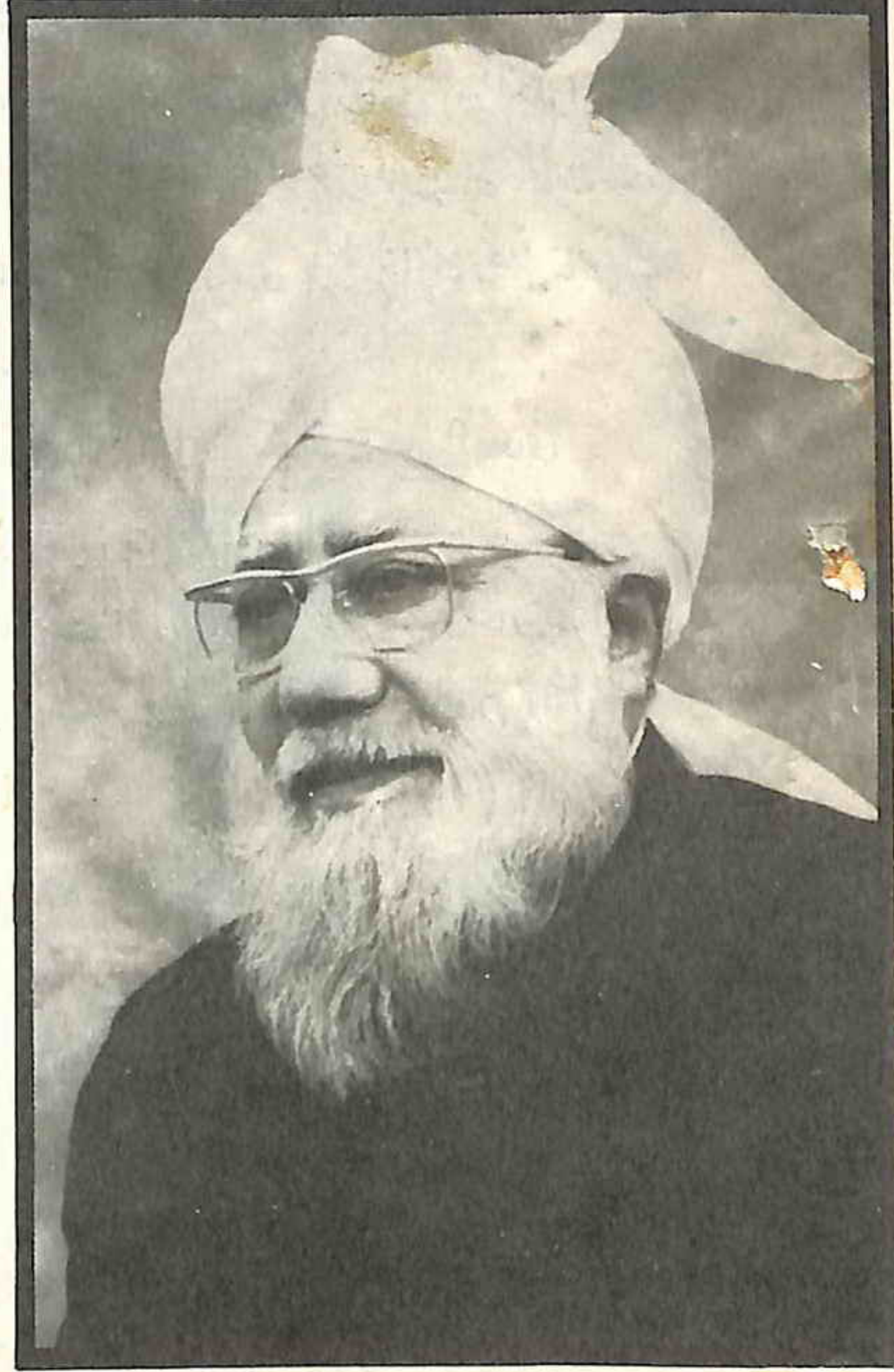
جون ۱۹۸۲ء

ایڈیٹر
مرزا محمد الدین ناز
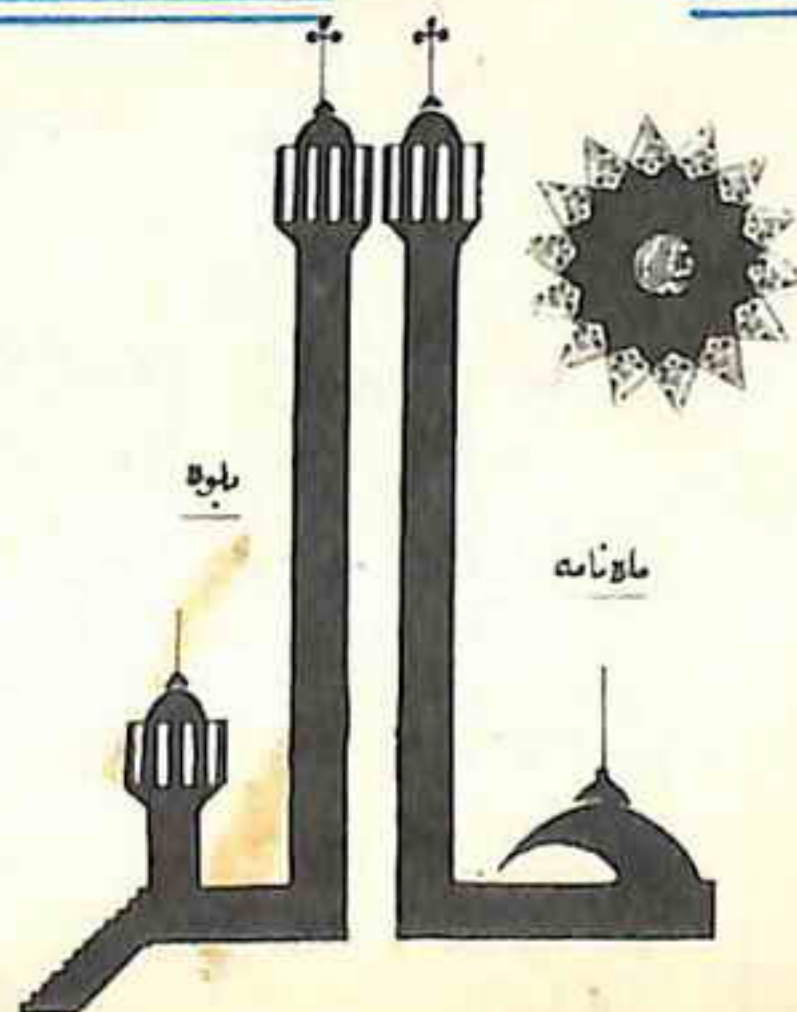
نزولِ برکات کا مہینہ ——— رَمَضَانُ المبارک

انسان کی علتِ غائی خدا تعالیٰ کی معرفت اور مراتبِ قُرب کا حصول ہے۔ اِس عظیم الشان مقصود کو پانے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مقرر کردہ ذرائع میں سے ایک ذریعہ "رمضان المبارک کے روزے رکھنا" ہے۔ روزہ تجلّیٔ قلب کرتا ہے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھُلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ اِسی حقیقت کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے " اَلصَّوْمُ لِی وَ اَنَا اَجْزِی بِہٖ " (بخاری کتاب الصّوم) کہ انسان کے باقی تمام اعمال اس کے اپنے لیئے ہیں لیکن روزہ میرے لئے ہے اور مَیں اس کا خود بدلہ دوں گا۔

خوشا! کہ وہ گوہرِ مطلوب حاصل کرنے کا وقت آ گیا ہے اور اِس ماہ کے آخر میں رحمتوں اور فضلوں کے نزول کے ایام (ماہِ رمضان المبارک) کا آغاز ہونے والا ہے۔ یہ ماہ تنویرِ قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اِس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں انزالِ رحمتِ خداوندی کا عظیم شاہکار تجلّی اسعاس کے نتیجہ میں عالمِ بشریت کے سب سے زیادہ کامل وجودِ باجود پر اُترا۔ فرمایا:-

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ؕ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم جیسی عظیم نعمت نازل کی گئی جو تمام نوعِ انسان کیلئے ہدایت کے سامان مہیا فرماتی ہے اور ایسے دلائل سے آگہی بخشتی ہے جو ہدایت کا موجب اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والے ہیں۔

گویا رمضان المبارک اور قرآن کریم دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اِس لیئے اِس ماہ میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہیئے۔ دقائق و حقائقِ قرآنی پر غور ہونا چاہیئے۔ تفکیر فی الآیات اور تدبّر فی المعانی شعار بنانا چاہیئے۔ درسِ قرآن کریم کا اہتمام ہونا چاہیئے۔ اپنے قلوب، اذہان اور ارواح پرعشقِ قرآن کا ایسا خمار ہو کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں ٭ قرآں کے گرد گھُوموں کعبہ مِرا یہی ہے

کتنا دیالُو ہے وہ داتا! جو انسان کے لیئے صفتِ رحمانیت کے تحت اپنی نورانی کرنوں کا انتشار کر کے اتّصال و قرب کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

کتنا سعادتمند ہے وہ بندہ! جو صفتِ رحیمیت کے جلو میں ان نورانی کرنوں کو اپنے اندر منعکس کر کے ذرّہ ذرّہ کو مثلِ قمر بنا لیتا ہے۔

کتنا ارادتمند ہے وہ وجود! جو تمام دُنیاوی علائق سے متبتّل الی اللہ ہو کر قرآن کریم کے بحرِ بیکراں سے حسبِ ظرف موتی چُن کر اپنے خَلق و خُلق کی مالا سنوارتا ہے۔

ترتیب

پبلشر: مبارک احمد خالد ● پرنٹر: سید عبدالحی
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد، دارالصدر جنوبی ربوہ
قیمت سالانہ : پندرہ روپے!
قیمت فی پرچہ : ایک روپیہ پچاس پیسے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۰

اداریہ

سپاسِ تعزیت و عہدِ ارادت

آگئی جب اُس تبسم آفریں چہرے کی یاد
دیر تک قلب و نظر میں پھول سے مہکا کئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۸-۹ جون کی درمیانی شب بارہ بجکر پچاس منٹ پر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضور کو ۳۱ مئی بروز سوموار دل کا شدید دورہ پڑا۔ پہلے اندرونِ ملک ماہرینِ امراضِ قلب سے رابطہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ ایک ٹیم (۱) مکرم جنرل شوکت سیّد صاحب کراچی (۲) مکرم کرنل ذوالفقار علی خان صاحب راولپنڈی اور (۳) مکرم میجر مسعود الحسن نوری صاحب راولپنڈی نے حضور کا تفصیلی معائنہ کیا۔ بیرونِ ملک کے ماہرین میں سے لندن کے مشہور سینٹ تھامس ہسپتال کے ماہر امراض قلب ڈاکٹر JENKINS اور امریکہ سے ہمارے ماہر امراض قلب ڈاکٹر شاہد احمد صاحب نے بھی حضور کا تفصیلی معائنہ کر کے علاج تجویز کیا۔ لیکن شدید حملے کے باعث دل کی کارکردگی بہت کمزور پڑ گئی اور ساتھ ذیابیطس کی تکلیف ہونے کی وجہ سے تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی جس کے باعث ۸ اور ۹ جون کی درمیانی شب دل کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ طبیعت پھر سنبھل نہ سکی اور اس نامور بطلِ جلیل نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اپنے پیارے اور محبوب آقا کی علالت کے ایام میں جماعت جن متضرعانہ دعاؤں اور صدقات و خیرات کی قیامت خیز کیفیات سے گزری ہے ہر عاشق کا قلبِ گداز ہی اُن کی صحیح ترجمانی کر سکتا ہے کیونکہ اُن کا احاطۂ تحریر میں لانا حقیقت کو مجاز کا رنگ دینے کے مترادف ہے ــــــ ایسا کیوں نہ ہوتا! ہر فردِ جماعت کی قلبی کیفیات کا یہ تلاطم، ہر چشمِ پُرنم کا یہ سیلِ رواں اور غم و الم کا یہ تیز دھارا جو صبر و ضبط کی تمام حدود کو توڑنے پر مجبور کر رہا تھا کے پس پردہ عظیم الشان احسانات کا وہ منبع اور سرچشمہ تھا جس نے قریباً سترہ برس تک آبِ روحانی سے تشنہ ارضِ قلوب کی سرسبزی و شادابی کے سامان مہیا فرمائے۔ وہ وجودِ باجود تھا جس نے جماعت کے ہر فرد کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھ کر اپنا چین و قرار قربان کیا، جس نے ہر زخم خوردہ قلب کو

اپنے تبسم آفریں چہرے کے پرتو سے چٹکنے والی کلی میں تبدیل کر دیا۔ جس نے اپنے قلب و جگر کو چھلنی کیا اور ہر وار اپنے سینے پر لیا تا وجودِ جماعت کو زندگی بخش سکون اور تاجِ وحدت و اخوت عطا ہو۔ جس نے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کے مصداق اپنے اوپر موت وارد کر کے ہمارے لئے حیاتِ جاوید کے سامان پیدا فرمائے، جس نے ہر پُر آشوب دور میں سفینۂ احمدیت کی ایسی مدبرانہ قیادت فرمائی کہ بحرِ تلاطم خیز اس کے ساحلِ مراد سے ہمکنار ہونے پر رسوائی کے عالم میں اپنے ہی کناروں سے ٹکرا ٹکرا کر فنا ہو گیا۔ جس نے استحکامِ خلافت اور جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے اپنے وقت کا ہر لمحہ صرف کیا۔ اپنے قویٰ، استعدادوں اور قائدانہ صلاحیتوں کا صحت کی پرواہ کئے بغیر نذرانہ دیا، اپنے وجود کے ہر ذرہ کو فنا کیا اور اپنے خون کے ہر قطرہ سے قصرِ احمدیت کو مضبوط اور آراستہ کیا۔ ہاں وہی ہمارا پیارا آقا! جس کے شجرِ خلافت سے جماعت کئی لذت آمیز ثمرات کے ذائقہ سے آشنا ہوئی۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن، تحریک تعلیم القرآن، تحریک وقفِ عارضی، تحریک وقف بعد ریٹائرمنٹ، تحریک اطعموا الجائع، قیام مجلس ارشاد، تحریک اتحاد بین المسلمین، تحریکِ جدید دفتر سوم کا اجراء، چندہ وقفِ جدید کے دفتر اطفال کا اجراء، بدرسوم کے خلاف جہاد، قیام مجلس موصیان، تسبیح و تحمید، درود شریف استغفار اور خاص دعاؤں کی تحریکات، سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک، "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم تحریک صد سالہ جوبلی، صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام، غلبۂ اسلام کی صدی کیلئے دس سالہ تحریک، صد سالہ احمدیہ تعلیمی منصوبہ اور انعامات کی سکیم کا اجراء میں سے ہر ایک وہ شاخ مثمر ہے جس کے شیریں اور پُر از لذات ثمراتِ حسنہ کی نمایاں جھلک حضور کے عہدِ مبارک میں ہی محسوس و مشہود ہونے لگی تھی اور ہر چشمِ مستقبل اس میں ارتقاء و عروج کی ایسی تدریج کا مشاہدہ کر رہی ہے جو مقصود ربّ الکائنات ہے۔

اس پیارے وجود سے جو خدا تعالیٰ کو بھی بہت ہی پیارا تھا اسکے احسانات، محبت و رأفت اور ذاتی تعلق کی وجہ سے ہر فرد جماعت کو ایسا عشق تھا، ایسی محبت اور ایسی وارفتگی تھی کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا سے ابرِ علالت کے چھٹنے کیلئے متضرعانہ دعائیں کیں۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے مصداق اپنی نیندیں حرام کیں اور راتوں کو زندہ کیا۔ اپنی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر کر دیں۔ وارفتگی کے عالم میں اپنے دل سے خون کے دھارے بہا دیئے۔ متضرعانہ جذبات پگھل پگھل کر ایسی دعاؤں میں تبدیل ہوتے گئے جو عرشِ الٰہی کے پایوں سے استجابت کے عطر سے ممسوح ہونے کیلئے چمٹ گئی ہوں لیکن تقدیرِ الٰہی کو کچھ اور ہی منظور تھا اور ہمارا پیارا اور دل و جان سے عزیز ترین آقا اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گیا۔

اے جانے والی پیاری روح! میری زبان اور میرا قلم تیرے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے سے قاصر ہے اپنے بیان کے عجز اور تشنگی کو تیرے ایک دیوانہ وار عاشق ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ سے مزین کرتا ہوں:-

"اے جانے والے! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ، پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے اور اپنے خون کا آخری قطرہ

تک ان کاموں میں حُسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تُو نے جاری کئے تھے۔ اور اگر اِس دُنیا میں تیری رُوح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین نہیں پا سکی۔ اے ہمارے جانے والے آقا! اُس دُنیا میں تیری رُوح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین پائے گی۔"

اور اپنی نمناک آنکھوں اور حزیں دلوں کے ساتھ اس عظیم المناک جماعتی صدمہ پر ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حرم محترمہ سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور دیگر افرادِ خاندان سے نیز احبابِ جماعت سے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ہر آن بلندیٔ درجات عطا فرمائے اور قربِ خاص سے نوازے۔ مزاجِ تسنیم عطا ہو اور پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و مرافقت نصیب ہو۔

خدا تعالیٰ کے حضور پوری جماعت کا عاجزانہ اور تضرعانہ جھکنا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے زرّیں اصول کے تحت رنگ لایا اور نیم شبی دُعائیں طلوعِ فجر کا پیام لائیں، اندھیروں کے بعد اُجالے کی کرن نمودار ہوئی۔ آنسوؤں کے قطرات رحمتِ باری سے اس امرت میں تبدیل ہوئے جو آبِ بقا کا کام دیتا ہے۔ دُعائیں عرشِ الٰہی سے مستجاب ہو کر لوٹیں تو ساری فضا "لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ" کی خوشبو سے معطر ہو چکی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اندھیری رات میں پلکوں کے ستاروں سے تنویر کے سامان پیدا ہوئے اور ربّ الفلق نے اُفق پر نئی شفق پھیلا کر صبحِ صادق کی نوید سُنائی کہ انسان تو عارضی ہے لیکن خلافتِ احمدیہ کبھی ضائع نہیں ہوگی۔ یہ وہ نظام ہے جو ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ ہمیشہ زندہ اور تازہ اور جوان اور مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی خوشبو قائم رہے گی اور اس کی شاخیں آسمان کی رفعتوں سے باتیں کریں گی اور جڑیں ایسی ثابت اور مضبوط ہوں گی کہ کوئی آندھی اور کوئی طوفان اس کو اپنے مقام سے ہلا نہیں سکے گا۔ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ۔ وہ ہر وقت اپنے تازہ بتازہ پھل دیتا رہے گا۔ یہ ایسا نو بہار درخت ہے کہ جس پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔

چنانچہ اس امر کا ثبوت خدا تعالیٰ نے ۱۰ر جون کو مہیّا فرمایا جب تمام انسانوں کے قلوب تصرف فرما کر انہیں ایک ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے مسخر کر دیا اور لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کے مصداق مخلصین کے قلوب کے لئے تسکین اور اطمینان کے سامان پیدا فرمائے اور خدائی وعدوں کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت اقدس صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفہ منتخب ہو گئے۔

اس انتخاب کا اعلان ہوتے ہی ہزار ہا پروانے شمعِ خلافت کے گرد جمع ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے پھر سے اس امر کو واضح فرمایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت اس سے نہ تو لبادہ خلافت چھین سکتی ہے اور نہ ہی اس کے مقابل پر کامیاب ہو سکتی ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہ ہستی ہیں جنہوں نے اطاعت و عشقِ خلافت میں کمال پیدا کیا اور "کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی" کے تحت قبولیتِ عامہ حاصل کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے اُس کے لئے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اہلِ زمین میں اس کی مقبولیت کے سامان ظاہر کریں۔ آپ نوخیزی کے عالم میں حضرت مصلح موعود اور حضرت نافلہ موعود رح کے شاگردِ رشید کی حیثیت سے تربیت خاص کے نتیجہ میں پروان چڑھے۔ اور فنا فی الخلافہ ہونے کی وجہ سے آپ سے ایک نیا وجود پیدا ہوا اور اس طرح تمام جماعت پر قیامت آنے کی وجہ سے اور گھر گھر میں تجدید بیعت کے نتیجہ میں نئے وجود پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں کیونکہ تجدید بیعت کا مطلب ہی یہی ہے کہ ہر وجود کے اندر پاک تبدیلی ہو۔ ایک نیکی کی لہر دوڑنے لگے بیعت سے ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ ایک نئی رُوح جنم لیتی ہے۔ یہ وقت احیائے نَو کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اے ہمارے پیارے امام! ہم ادنیٰ غلام حیاتِ نَو کے طالب ہوتے ہوئے تیرے حضور تیرے ہی بیان فرمودہ مقدس اور مطہر الفاظ میں عہدِ وفا کرتے ہیں:۔

"اے آنے والے! ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھاتے ہیں اور تقویٰ کے چراغ روشن کرتے ہیں اور تجھے اس دل میں اُترنے کی دعوت دیتے ہیں جس دل میں اللہ کے تقویٰ کی مشعلیں روشن ہو رہی ہیں۔ اور ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامِ خلافت کیلئے اور قیامِ شریعت کی کوشش میں جو اللہ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی دُعائیں کرتے ہوئے ہم تیری مدد کریں گے۔ چونکہ کوئی ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی ہم ایک وجود کی طرح، ایسے ایک وجود کی طرح کہ خلافت اور جماعت الگ الگ نہ رہیں ایک دھڑکتے ہوئے دل کی طرح، ایک ہاتھ کی طرح اُٹھتے اور گرتے ہوئے۔ ایک قدم کی طرح بڑھتے ہوئے ہم تمام نیک کاموں میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جگہ جگہ خدا کی عبادت کے معیار بلند ہو جائیں مسجدیں پہلے سے زیادہ آباد نظر آنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے دل زیادہ روشن اور پُر نور ہو جائیں۔ جھگڑے اور فساد مٹ جائیں اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ ایک کامل اخوت اور محبت کا وہ نظارہ نظر آئے دُنیا میں۔ جو اس دُنیا کی جنّت کہلا سکتی ہے۔ اور وہ قائم ہونے کے بعد حقیقت میں اگلی دُنیا کی جنت کی خوابیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(بقیہ صدلے)

قرار دادِ تعزیت

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۸-۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہم اپنے محبوب آقا کے فراق میں مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں لیکن اپنے رب کی رضا پر سرِ تسلیم خم کئے ہوئے کہتے ہیں ؎

العین تدمع۔ والقلب یحزن
ولا نقول الّا ما یرضیٰ بہ ربّنا

نافلۂ مسیح موعودؑ۔ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر۔ ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق غلبۂ حق کے منّاد۔ اسلام کے بطلِ جلیل۔ عزم و ہمّت کی چٹان۔ فتح و ظفر کی کلید۔ غریبوں کے ہمنوا۔ بےکسوں کے سہارے۔ مایوس دلوں کے لئے اُمید کا پیغام۔ مُردہ رُوحوں کے لئے مسیحا نفس۔ ابدی بہاروں کی طرح مسکرانے والا۔ پُروقار شخصیت۔ عجز و انکسار کا حسین پیکر۔ پُرآشوب مصائب میں ہمّت و استقلال کی چٹان بن کر سینہ سپر ہونے والا اپنے غلاموں کے غم میں برابر کے شریک۔ اور ہماری خوشیاں دوبالا کرنے والا یہ پیارا وجود پیغامِ احمدیّت کو ساڑھے سولہ سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اکنافِ عالم تک پہنچانے کے بعد اپنے ربِّ کریم کے حضور حاضر ہوگیا

آپ نے اپنے عہدِ سعید میں متعدد مبارک تحریکوں کا اعلان فرمایا جن کے ذریعہ کشتیٔ اسلام حیرت انگیز تیزی اور سلامت روی سے چلنے لگی۔ ان میں سے فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں آگے بڑھو، صد سالہ جوبلی، اشاعتِ قرآن عظیم کا عظیم منصوبہ، وقفِ عارضی، لنڈن کانفرنس اور مسجد سپین کی تعمیر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ہمارے آقا کا بالخصوص خدّام الاحمدیہ سے خاص شفقت اور محبّت کا سلوک تھا۔ ہم آپ کی کس کس خوبی کا ذکر کریں، آپ تو خدائی انوار کی آماجگاہ تھے۔ آپ نے انسانیت کی خدمت کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ابد تک تاریخ کا سنہری باب بنے رہیں گے۔

اے جانے والے! آپ پر لاکھوں سلام!! آپ اپنی مراد کو پا گئے۔۔۔ اپنا تن من دھن اپنے رب کی رضا میں صرف کر ڈالا اور مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ خدا تعالیٰ آپ کی قربانیاں ضائع نہیں کرے گا بلکہ یہ پھل لائیں گی اور خدا آپ کی ساری مرادیں پوری کرے گا۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

اس موقعہ پر ہم ادنیٰ خدّام اپنے خدا کے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے پیارے آقا کے مشن کو پورا کرنے کیلئے اور غلبۂ اسلام کے جو عظیم منصوبے آپ نے جاری فرمائے انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی پوری ہمّت

(بقیہ صفحہ)

سپاسنامہ

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جدائی کا غم اگرچہ شدید ہے مگر ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ عظیم فضل فرمایا کہ اس نازک وقت اور مشکل گھڑی میں اس نے ہمارا ساتھ نہ چھوڑا۔ کشتیٔ اسلام و احمدیت طوفانی لہروں سے گزرتی ہوئی ساحلِ مراد تک پہنچی۔ خوف امن سے بدل گیا۔ استحکامِ خلافت کا نظارہ ایک بار پھر اپنی عظیم شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔۔۔۔ سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر جماعت کی قیادت اور غلبۂ اسلام کے لیے کھڑا کر دیا۔

آپ کا اس عظیم روحانی منصب پر فائز ہونا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو استحکامِ خلافت اور غلبۂ اسلام کے لیے عزم و ہمت بخشنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام برادیانِ باطلہ کی جو مہم جاری فرمائی ہے خدائی تقدیر اسے ہر حال میں پورا کر کے چھوڑے گی حقیقت یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے اب یہ نصف النہار تک پہنچ کر دم لے گا۔ لیکن اس راہ میں ہمیں اپنی جان کا فدیہ دینا پڑے گا۔ اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرنا ہوگا۔ ہمارے دل کی یہ آواز ہونی چاہیئے: "جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

اے آنے والے مقدس وجود! اے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے والے خلیفۂ برحق!! آپ کا بابرکت وجود ہمارے لئے خوشیوں اور کامرانیوں کا پیغام لایا۔ ہم عاجز، نالائق اور ادنیٰ خدام یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم خدا کے فضل اور اُس کی توفیق طلب کرتے ہوئے آپ کے عظیم الشان مشن اور آپ کے مقاصدِ دینیہ میں ہر دم آپ کا ساتھ دیں گے۔ خدا کے فضل اور اس کی توفیق کے بغیر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لیے دل و جان سے پیارے آقا! آپ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ ازراہِ شفقت ہمارے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق بخشے۔

ہم عاجز بندے بھی یہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کا خود حافظ و ناصر ہو، آپ کے مقاصد دینیہ میں آپ کی تائید و نصرت فرمائے، آپ کو عزم و ہمت بخشے، آپ کی صحت و عمر میں بے اندازبرکت ڈالے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ہر دم دامنِ خلافت سے وابستہ رہیں اور خلیفۂ وقت کے ارشادات بلکہ آپ کے اشاروں پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰھم آمین

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

(بقیہ اداریہ)

ہم پوری کوشش کریں گے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جاری وساری رکھیں۔ زندہ رکھیں۔ جو کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ ایسی نیکیاں عطا ہوں کہ ہر روز ہم نئے پھل پانے والے ہوں ان نیکیوں کے!"

اے ہمارے پیارے امام! اے ہمارے دل وجان سے عزیز ترین آقا! ہم خدام احمدیت، نئی غلامانِ خلافت یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے وجود کے ہر ذرہ کو خلافت کے نور سے چمکائیں گے اور اپنے خون کے ہر قطرہ کو توحید کا جلوہ گاہ بنائیں گے۔

ہم خدامِ احمدیت خلافت کی خاکِ پا بننے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے پیارے حضورؓ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "تمام برکتیں خلافت کے قدموں کے نیچے ہیں" ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اسی خاکِ پا سے ایسی کہکشائیں جنم لیں گی جو اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دیں گی اور سارے عالم کو بقعۂ نور بنا دیں گی۔ و باللہ التوفیق۔

(بقیہ قرار داد تعزیت)

صرف کر ڈالیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معاون و مددگار رہیں گے۔ اس راہ میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک پیش کر دیں گے۔ شاید یہ حسین قطرات اسلام کی عظیم الشان عمارت میں رنگ بھرنے کے کام آسکیں۔

اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے ہیں مغموم و محزون، کمزور اور حقیر۔ تیرے فضل کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تُو ہمیں طاقت بخش کہ ہم اپنا یہ عہد پُورا کر سکیں۔

اپنے پیارے آقا کی جُدائی کے غم میں ہم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضورؒ کی حرم محترمہ، آپ کے جملہ صاحبزادگان اور صاحبزادیوں، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور احباب جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

ہم ہیں اراکین ۔۔۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نوّر اللہ مرقدہٗ

ہمارے محبوب امام عالی مقام، ذوالقرنینِ وقت، سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت بانیٔ احمدیت (علیہ الف برکۃ) سے کئی امور میں حیرت انگیز مشابہت تھی۔ ۵۶ سال ہی کی عمر میں حضرت بانیٔ احمدیت نے دعویٰ مسیحیت فرمایا اور ۵۶ سال کی عمر میں ہی حضور رحمہ اللہ مسندِ امامت و سیادت پر متمکن کئے گئے۔ ۲۶ مئی کو حضرت اقدس کا انتقال ہوا اور ۲۶ مئی کو ہی حضور رحمہ اللہ پر آخری بیماری کے حملہ کا آغاز ہوا۔ اور حضرت اقدس کی طرح ٹھیک ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت اقدس قادیان میں پیدا ہوئے مگر آپ کا وصال سفرِ لاہور کے دوران ہوا اور ہمارے پیارے حضور (نوّر اللہ مرقدہٗ) کی ولادت باسعادت بھی قادیان میں ہوئی، لیکن خالقِ حقیقی کا بُلاوا آپ کو سفرِ اسلام آباد میں آیا فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی تہتّر سالہ پُرانوار و برکات زندگی کے ایک ایک گوشہ میں محبتِ الٰہی، عشقِ رسولِ عربیؐ، نصرتِ دین اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے کروڑوں چراغ فروزاں ہیں۔ آہ ہماری محرومیٔ قسمت!! ہمیں پتہ ہی نہ لگا کہ خدا کا پیارا ہم سے جُدا ہو گیا۔ گو حضور نے اپنے خطبوں اور مجالس میں اپنی جلد واپسی کے اشارے بھی فرمائے مگر ہمیں کب یقین آتا تھا ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد ؎ روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

حضور کی مبارک زندگی کا ایک مختصر سا نقشہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ولادت ۱۵/۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء۔ تکمیلِ حفظِ قرآن ۱۷/اپریل ۱۹۲۲ء۔ جلسہ گاہ قادیان کی توسیع کیلئے شبانہ وقارِ عمل ۲۷ تا ۲۸/دسمبر ۱۹۲۷ء۔ امتحان مولوی فاضل میں کامیابی جولائی ۱۹۲۹ء۔ بی۔اے کی ڈگری ۱۹۳۴ء۔ پہلی شادی ۵/اگست ۱۹۳۴ء۔ سفرِ ولایت ستمبر ۱۹۳۴ء تا نومبر ۱۹۳۸ء۔ صدارت مجلس خدام الاحمدیہ فروری ۱۹۳۹ء تا اکتوبر ۱۹۴۹ء۔ بعد ازاں بحیثیت نائب صدر تا نومبر ۱۹۵۴ء۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ جون ۱۹۳۹ء تا اپریل ۱۹۴۴ء

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (قادیان۔ لاہور۔ ربوہ) یکم مئی ۱۹۴۴ء سے لے کر ۸/نومبر ۱۹۶۵ء ہجرت ۱۶/نومبر ۱۹۴۷ء

عظیم خدمات بسلسلہ فرقان بٹالین جون ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۵۰ء۔ سُنّتِ یوسفی کے مطابق

اسیری یکم اپریل ۱۹۵۳ء تا ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء۔ صدارت مجلس انصار اللہ مرکزیہ نومبر ۱۹۵۴ء تا ۸ نومبر ۱۹۶۵ء۔ صدر صدر انجمن احمدیہ مئی ۱۹۵۵ء تا نومبر ۱۹۶۵ء۔ خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے آسمانی انتخاب ۸/۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو آپ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کے روحانی منصب پر فائز ہوئے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام دسمبر ۱۹۶۵ء۔ آغاز تحریک تعلیم القرآن ۹ اپریل ۱۹۶۶ء۔ دفتر سوم تحریک جدید کا اجراء ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء۔ سفر یورپ از ۶ جولائی ۱۹۶۷ء تا ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء (اسی سفر میں حضور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کا افتتاح اپنے دستِ مبارک سے فرمایا)۔ دورہ مغربی افریقہ از ۴ اپریل ۱۹۷۰ء تا ۸ جون ۱۹۷۰ء ("نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی آفاقی تحریک اسی شہرۂ آفاق دورہ کے دوران حضور پر القاء ہوئی)۔ افتتاح خلافت لائبریری ربوہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء۔ افتتاح مسجد اقصیٰ ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء۔ آغاز گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۹ دسمبر ۱۹۷۲ء۔ سفر انگلستان از ۱۳ جولائی ۱۹۷۳ء تا ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء۔ جشن صد سالہ احمدیہ جوبلی کے لئے تحریک ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء۔ پاکستان اسمبلی میں دینِ حق کی ترجمانی ۲۲-۲۳ جولائی، ۵ تا ۱۰ اگست، ۲۰ تا ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء۔ سفر یورپ از ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء۔ دورۂ امریکہ و کینیڈا از ۲۰ جولائی ۱۹۷۶ء تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء۔ دورۂ یورپ برائے کسرِ صلیب کانفرنس از ۸ مئی ۱۹۷۸ء تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء۔ جماعت کے لئے علمی منصوبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء۔ دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ از ۲۶ جون ۱۹۸۰ء تا ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء۔ (اس تاریخی اور آخری غیر ملکی سفر کے اختتام پر حضور نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۷۴۴ سال کے بعد تعمیر ہونے والی قرطبہ کی پہلی عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ مسجد حضور کے مبارک عہد میں ہی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی تھی۔ حضور نے اس کے افتتاح کیلئے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر فرمائی اور حضور کے حکم پر اس کا اعلان بھی کر دیا گیا)۔ کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ورد کی عالمی تحریک ۹ نومبر ۱۹۸۰ء۔ احمدیہ بک ڈپو کا افتتاح ۲۴ دسمبر ۱۹۸۱ء۔ جماعت احمدیہ کو "ستارۂ احمدیت" کے اعزاز کا عطا فرمانا ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء (بر موقعہ جلسہ سالانہ)۔ سنگِ بنیاد دفتر صد سالہ جوبلی ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء۔ دوسری شادی ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء۔ حادثۂ انتقال ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے بیت الفضل اسلام آباد میں آپ کی روحِ مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے محبوب ترین فرزندِ جلیل کے قدموں میں پہنچ گئی جن کی خاطر آپ نے مسکراتے ہوئے چہرے سے ہزاروں تیر اپنے قلبِ مبارک پر برداشت کئے۔ گالیاں سنیں اور دعائیں دیں اور جماعت کو دعائیں کرنے کا حکم دیتے ہوئے یہ عارفانہ نعرہ بلند کیا کہ:-

"محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
(مؤرخ احمدیت)

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ رابع ایدہ اللہ تعالیٰ

خدائے بزرگ و برتر اور رحیم و کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مقدس اور خدا نما وجود میں ہمیں قدرتِ ثانیہ کا عظیم الشان اور عالی مرتبہ مظہرِ رابع عطا فرمایا۔ ہماری گردنیں خدا تعالیٰ کے اِس احسانِ عظیم کے سامنے خم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامنِ مبارک سے ہمیشہ ہی وابستہ رکھے اور دیوانہ وار اور عارفانہ رنگ میں زندگی کے آخری سانس تک حضور کی کما حقہٗ اطاعت کرنے کی توفیق و سعادت بخشے، آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسندِ امامت و سیادت پر متمکن ہونے سے قبل کی دینی کارناموں سے لبریز مطہر زندگی کی تفصیل کے لئے تو ایک دفتر چاہیئے بطور خاکہ اس کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ ہو:

ولادت ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء دارالمسیح قادیان۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۱۹۴۴ء میں۔ ایف۔ ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے رول نمبر ۱۰۶۔ غالباً ۱۹۴۹ء (بعد میں آپ نے پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان بھی پاس کیا)۔ داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ ۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء۔ شاہد کے امتحان میں کامیابی ۱۹۵۳ء۔ قائد ربوہ ۴ر فروری ۱۹۵۴ء سے قائد ربوہ کے فرائض سنبھالے۔ سفرِ یورپ حضرت مصلح موعود کی بابرکت معیت میں اپریل ۱۹۵۵ء میں یورپ تشریف لے گئے اور انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے اور تبلیغی و علمی خدمات بجالانے کے بعد ۴ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے ہمراہ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر بھی تھے۔ اس سفر میں آپ میڈرڈ، روم، ایتھنز، استنبول، بیروت، بغداد اور طہران میں قیام فرما ہوتے ہوئے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء کو وارد کراچی ہوئے تھے۔ ناظم ارشاد وقفِ جدید ۱۲ر نومبر ۱۹۵۸ء کو حضرت مصلح موعود کے حکم سے آپ کا تقرر بطور نگران معلمین (ناظمِ ارشاد) عمل میں آیا۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ نومبر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۶ء تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کے فرائض انجام دیئے۔ جلسہ سالانہ سے خطاب کا آغاز جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء پر آپ نے پہلی بار تقریر فرمائی۔ ممبر افتاء کمیٹی ۱۹۶۱ء میں رکن افتاء کمیٹی تجویز کئے گئے۔

دورہ آزاد کشمیر۔ ۱۹۶۴ء میں بحیثیت نائب صدر خدام الاحمدیہ پہلی بار آزاد کشمیر کا نہایت کامیاب دورہ کیا۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ نومبر ۱۹۶۶ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۹ء تک صدرِ مجلس کی حیثیت سے نوجوانانِ احمدیت کی بہترین قیادت فرمائی۔

ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن ۔ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے ۔

اسمبلی کے نمائندہ وفد میں شمولیت ۔ جولائی ۔ اگست ۱۹۷۴ء میں قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کی مبارک قیادت میں جماعت احمدیہ کا جو نمائندہ وفد پاکستان اسمبلی میں گیا آپ اُس کے ایک ممتاز رکن تھے ۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے آپ نے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فرائض سنبھالے ۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہر رابع ۔ ۱۷؍شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء بروز جمعرات مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی مقرر کردہ مجلس انتخابِ خلافت کا اجلاس بصدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب منعقد ہوا جس میں آپ خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اور قرآنی پیشگوئی وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ایک بار پھر پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی ۔

الوداع و استقبال

شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ایم ۔ اے سابق مدیر "خالد" و مہتمم اشاعت کے اعزاز میں مورخہ ۱۹؍مئی ۱۹۸۲ء کو الوداعیہ دیا گیا ۔ مکرم ملک صاحب موصوف عنقریب بطور ٹیچر سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں ۔ آپ کو گزشتہ دو سال سے عاملہ مرکزیہ میں بالترتیب مہتمم اصلاح وارشاد اور مہتمم اشاعت خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہے ۔

جولائی ۱۹۸۱ء سے ماہنامہ خالد کی ادارت کے فرائض بھی اُنہیں سونپے گئے ۔ آپ نہایت محنت، اخلاص اور ذمہ داری سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوشاں رہے ۔ اشاعتِ کتب کے سلسلہ میں بھی آپ نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں ۔ آپ ایک محنتی، منکسر المزاج اور فدائی کارکن ہیں ۔ آپ کا اپنے رفقائے کار کے ساتھ ہمدردی، تعاون اور خدمت کا جذبہ بھی قابلِ تعریف و تقلید رہا ۔

ادارہ ملک صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر دم تک مشکور مساعی اور مقبول خدماتِ دینیہ کی توفیق سے نوازتا چلا جائے ۔

اس موقعہ پر ادارہ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز کو ماہنامہ "خالد" کے مدیر بننے پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہے اور یہ توقع رکھتا ہے کہ آپ بھی خدمت اور باہمی تعاون کے جذبہ کے تحت رسالہ کے معیار کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش فرمائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں سعی مشکور کی توفیق عطا فرمائے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

۵ اندریں وقتِ مصیبت چارہ ہائے بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

ایک مستقل مزاج سعید الفطرت انسان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا اور دُنیا کی طرف سے انقطاع کرکے اللہ تعالیٰ کے لئے فطرت میں طبعی جوش اور محویت پیدا کرتا ہے اور اپنی حفاظت، سعادت اور حصولِ فضل کا ذریعہ دُعا کو سمجھتے ہوئے رقّت، تضرع اور ابتہال سے اس میں ایسی قوّت پیدا کرلیتا ہے کہ جو نامرادیوں کو جلادے اور مقصدِ مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۱۹۸۰ء میں ۲۹ رمضان المبارک کو دُعا کی اس اہمیت و ضرورت پر جن رقّت آمیز اور معنی خیز جذبات کا اظہار کرکے پُرسوز اجتماعی دعا کی تحریک فرمائی ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ (مدیر)

رمضان المبارک کے آخری اوقات میں طبیعت میں عموماً یہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ ہم اس مبارک مہینے کی برکتوں سے کچھ پا بھی سکے یا نہیں۔ اور ایک عارف باللہ بزرگ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے الفاظ میں کچھ اس قسم کے حسرتناک احساسات پیدا ہوتے ہیں کہ یہ موسمِ بہار بھی کہیں خالی ہی نہ گزر گیا ہو۔ آپ ان جذبات کا بڑے پُردرد انداز میں اس طرح اظہار فرماتے ہیں کہ ؎:۔

غنچے کھلے خزاں گئی۔ گُل خندہ زن ہوئے
گلشن بھرے ہوا چلی۔ تازہ چمن ہوئے
نرگس گلاب یاسمن دسترن ہوئے
دل کی کلی مگر نہ کھلی بے سجن ہوئے
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

تم نے تو ہر بہار میں پوری کی اپنی بات
فرمایا جو زبان سے اس کو دیا ثبات
گو سر پٹکتے ہم بھی رہے از پئے نجات
پر گوہرِ مراد نہ آیا ہمارے ہاتھ
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

پچھلا حساب گرچہ نہ بیباق تھا ہُوا
امسال پھر بھی عہد یہ تھا ہم نے کر لیا
بعد از خزاں یہ قرض کریں گے سبھی ادا
افسوس یہ کہ بار یہ بڑھتا چلا گیا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

کیا پوچھتے ہو حال دلِ پائمال کا
دلبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا وصال کا
پر رُعبِ حُسن دیکھا جو اُس پُرجلال کا
پھر حوصلہ ہی پڑ نہ سکا اس سوال کا
اب کے دن بہار کے یونہی گزر گئے

پس آخری لمحات میں اپنی گھبراہٹ کے نتیجہ میں انسان یہ چاہتا ہے کہ ان چند باقی گھڑیوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ نظام جماعت کی طرف سے اس اجتماعی دعا کا انتظام کیا جاتا ہے جس کے لئے ہم آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ من حیث الجماعت خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں۔

دُعا کا بہترین طریق:-

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبولیت دُعا کا جو گُر سکھایا ہے اُس کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے ذاتِ باری تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے پھر اُس کے نبی یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا جائے پھر جو چاہے انسان اپنے ربّ سے مانگے۔

پس آئیے! ہم سب سے پہلے تسبیح و تحمید کریں اور اپنے رب کی کبریائی بیان کریں اور سب جہانوں کے پالنے والے رب کی حمد و ثناء کریں۔

ہم اُس کی ربوبیت کے گیت گائیں، اُسکی رحمانیت کے راگ الاپیں، اُس کی رحیمیت کے قدموں پر نثار ہوں، اُس کے حُسن کا ایسا ذکر کریں کہ دل کی گہرائی سے اُس کی محبت کے چشمے پھُوٹ پڑیں۔

پھر اُس کی مالکیت کا تصوّر دل پر چھا جائے اور محسوس کریں کہ وہی فیصلہ کے دن کا اور ہر انجام کا مالک ہے۔ کوئی چیز نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی مگر اُس کے حُکم سے۔ کوئی عمل پھل نہیں لاتا مگر اُس کے اِذن سے۔

"اللہ تعالیٰ ایک آیت میں فرماتا ہے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ یعنی نفس کو دیکھ لینا چاہیئے کہ کل کیلئے اُس نے کیا سامان کیا ہے ——— ہماری جماعت کو صرف آج ہی ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مسیح علیہ السلام کی دی ہوئی مقدس امانت کو اُٹھائیں اور دوسروں تک پہنچائیں بلکہ آج سے زیادہ ضرورت کل کے لئے ہے۔ کل کے لئے ایسی رُوحیں ہونی چاہئیں جو اس امانت کو اپنے اندر محفوظ رکھ کر ایک پاکیزہ زندگی کے ثمرات پیدا کریں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان ضرورت ہے کہ اس کو پُورا کرنے کے لئے سارے آج کو کل کے لئے قربان کر دینا چاہیئے۔ چاہیئے کہ ہر ایک احمدی ماں باپ کو اس کی فکر ایسی دامنگیر ہو جو سب فکروں اور دھندوں کو بُھلا دے"

(خطبات النکاح از حضرت مصلح موعود۔ حصہ اوّل)

کوئی کوشش کارگر نہیں ہوتی مگر اُس کے کرم کے نتیجہ میں۔ ہم اُس کے حضور مٹی ہو جائیں اور جو کچھ ہمیں بظاہر اپنا نظر آتا تھا اُس سے ہاتھ خالی کر بیٹھیں اور تہی دست فقیر کی طرح جس کے پاس سوال کے سوا کچھ بھی نہ ہو، اُس کے آستانہ پر جُھک جائیں۔ اور درُود بھیجیں اُس محسنِ انسانیّت پر جس کی گریہ وزاری اور آہ و بُکا نے وہ معجزہ دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت اور رحمانیّت اور رحیمیّت اور مالکیّت کی صفات گھنگھور گھٹاؤں کی طرح کُل عالمین پر چھا گئیں اور اُن گھٹاؤں سے قرآن کا پانی برسا اور وہ آبِ حیات اُترا جس نے لاکھوں

کروڑوں مُردوں کو زندہ کر دیا۔ پھر زندوں کو حیاتِ جاودان بخشی اور رحمت کے ابدی سرچشمہ سے ہمکنار کر دیا۔

ہم درُود بھیجیں اُس رسولؐ پر جس کے احسانات اَن گنت ہیں جس کی رحمت تمام جہانوں پر وسیع ہے۔ جس نے ہمیں تعلیم دی اور انگلی پکڑ کر قدم قدم چلنا سکھایا۔ جس نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایک پاک اور روشن نمونہ چھوڑا۔ جس نے ہمیں تہذیب دی۔ جس نے ہمیں ادب سکھایا۔ جس نے ہمیں ایک وحشیانہ حالت سے انسان بنا دیا اور کھُلی کھُلی گمراہی سے نکال کر روشن فضاؤں میں نکال لایا۔ اُس نے اپنے رب کی آیات ہم پر اس طرح تلاوت کیں کہ کبھی تو اُس کی خشیت اور ہیبت سے لرز کر دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور کبھی اس کی محبت کی گرمی سے پگھل کر وہ آنکھوں کی راہ سے بہنے لگے۔

اُس نے گناہگار دلوں کو پاک کیا اور پاک تعلیم کا رنگ اُن پر چڑھایا۔ پھر حکمت اور معرفت کی شرابِ طہور سے انہیں لبالب بھر دیا۔

ہماری کوئی نیکی نہیں جو اُس کے سوا ہم نے کسی سے سیکھی ہو۔ ہماری کوئی ادا نہیں جو دلربائی میں کسی اَور کی محتاج بنی ہو۔

وہ کامل نبیؐ، ہمارا محسن، ہمارے ماں باپ کا محسن۔ ہماری اولاد کا محسن۔ اوّلین کا محسن اور آخرین کا محسن۔ امیروں کا محسن اور غریبوں کا محسن۔ اُن کا محسن جو اپنے ماں باپ کے سائے تلے رہتے ہیں اور اُن کا محسن جو اپنے ماں باپ کے سائے سے محروم ہیں! اُن عورتوں کا محسن جن کے سہاگ سلامت ہیں اور گھر رَستے بَستے ہیں اور اُن حرماں نصیبوں کا محسن جن کے خاوند اُن سے جُدا ہو گئے یا جو اپنے خاوندوں سے جُدا کر دی گئیں۔ اُن کا محسن جن کی زندگی دوستوں اور مہربانوں کی رفاقت سے پُر رونق ہے اور اُن کا محسن جن کی زندگی میں تنہائی کی تلخیوں کے سوا اَور کچھ نہیں۔ وہ جو تونگروں کا بھی محسن ہے اور مفلسوں کا بھی۔ اُن کا بھی جو اپنے اموال دوسروں پر خرچ کرتے ہیں اور اُن کا بھی جو قرضوں اور چٹیوں تلے دبے پڑے ہیں اور جن کا بال بال پریشانیوں میں بندھا ہُوا ہے۔

ہاں وہی محسن جن کے احسان کا سایہ صحتمندوں پر بھی دراز ہے اور بیماروں پر بھی۔ دُکھوں میں سسکنے والوں پر بھی اور بے لبسوں اور معذوروں پر بھی۔ اُن پر بھی جو اُمیدوں کی دُنیا میں بس رہے ہیں اور اُن پر بھی جو مایوسیوں کے سمندر میں چند سانسوں کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

وہ اپنوں اور غیروں کا محسن۔ وہ دوستوں اور دشمنوں کا محسن۔ کالوں اور گوروں کا مشرقی اور مغربی کا وہ محسنِ اعظم۔ آئیے! ہم اس پر پگھلے ہوئے گداز دلوں کے ساتھ درُود بھیجیں اور دُعا کریں اُس کے دین کی عظمت اور غلبے کے لئے اور اُن سب کے لئے جو اُس کی نصرت پر کمر بستہ ہیں۔ ہم دُعا کریں احمدیت کے لئے کہ جس کی زندگی اور قوّت اور شوکت کے ساتھ ہی اسلام کی زندگی اور قوّت اور شوکت وابستہ ہو چکی ہے۔ اور دُعا کریں اپنے قافلہ سالار

اور محبوب امام کے لئے جس کی قیادت میں ہم خدمتِ اسلام کی نئی نئی راہوں کی طرف بڑھائے جا رہے ہیں۔

ہم دُعاء کریں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے جن کے ہاتھ پر ہم نے اِس امر کی بیعت کی ہے کہ جو کچھ ہمارا تھا ہمارے خدا کا ہو چکا اور عہد کیا ہے کہ اس کی ہر اُس آواز پر بدل وجان لبّیک کہیں گے جو نیکیوں اور خدمتِ دین کی طرف بُلائے۔ ہم اپنے محبوب امام کی صحت اور عافیت اور خوشیوں اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی کے لئے دُعاء کریں اور دُعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان اور قلم اور قول اور فعل میں برکت دے اور دماغ اور دل کو پہلے سے بڑھ کر نور سے بھر دے اور آپ کو اپنے تمام نیک مقاصد میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔ آپ کا سفر مبارک کرے۔ آپ کا حضر مبارک کرے۔ آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، سونا اور جاگنا مبارک کرے۔ آپ پہلے سے بڑھ کر ہم پر شفیق ہوں اور ہم پہلے سے بڑھ کر آپ پر فدا۔ آپ پہلے سے بڑھ کر ہم سے رحمت اور شفقت کا سلوک فرمائیں اور عفو اور درگزر سے کام لیں اور ہم پہلے سے بڑھ کر آپ کے مطیع اور فرمانبردار اور جاں نثار خادم بن جائیں۔ تاکہ فدائینِ اسلام کا یہ قافلہ کامل وحدت، محبّت اور اخوّت کے ساتھ تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوُا منزلِ مقصود کی طرف بڑھتا چلا جائے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام عالَمِ اسلام کے لئے دُعاء کریں اور اپنے ربّ کے حضور التجا کریں کہ عشقِ رسولؐ کے سب دعویداروں کو اپنی امان میں رکھ اور تمام مسلمانوں کو ان ہولناک عالمی خطرات سے محفوظ ومامون رکھ جن کا مہیب سایہ اُفقِ مشرق پر بھی لہرا رہا ہے اور اُفقِ مغرب پر بھی لہرا رہا ہے۔

اے خدا! تُو عالَمِ اسلام کے قلب وجگر مکّہ اور مدینہ کی حرمت اور ناموس کی حفاظت فرما اور ہر اُس دشمن کو خائب وخاسر اور ناکام ونامراد کر دے جو ان مقدّس بستیوں کی بے حرمتی کے بدارادہ سے نکلے۔ اے خدا! اُس خاک پر رحم فرما جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومتی رہی ہے۔

ہم دُعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو ہدایت دے اور ہماری طرف سے اُن کے دل کی ہر بدظنّی صاف کر دے اور ہمارے لئے ان کے دل نرم فرما دے۔ اور وہ یہ جان لیں کہ آج روئے زمین پر اُن کا ہم سے زیادہ کوئی سچّا ہمدرد اور خیر خواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلامی تعلیم اور اسلامی قدروں کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور وہ نورِ قلب عطا فرمائے جس کے بغیر انسان ہدایت کو پا نہیں سکتا۔

آیئے! ہم دُکھی انسانیت کے لئے دُعاء کریں، جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دُور دن بدن پہلے سے بڑھ کر پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوتی جا رہی ہے اور جس کا اخلاقی بدن اِس طرح زخموں سے گلا پڑا ہے جیسے وہ کوڑھی جس کے ناسور ہڈیوں سے آر پار ہو چکے ہوں اور بوسیدہ گلے سڑے اعضاء جھڑنے لگیں۔

ہم دُعاء کریں سلسلہ کی ان سب تنظیموں کے لئے

جو اسلام کے غلبۂ نو کی خاطر اپنے اپنے دائرہ اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ اور سب کارکنان کے لئے جو اِس خدمت پر مامور ہیں کہ اِن تنظیموں کو کامیابی اور صحت کے ساتھ چلانے میں کوشاں رہیں ہم اپنے واقفینِ زندگی بھائیوں کے لئے دُعا کریں جو اندرونِ وطن یا بیرونِ وطن اپنے بیوی بچّوں کے ساتھ یا اُن سے جُدا ہو کر خدمتِ دین میں مصروف ہیں اور کاملاً خلوص اور تسلیم و رضا کے ساتھ اپنی ساری زندگی اپنے رب کے حضور پیش کر چکے ہیں۔

ہم دُعا کریں اُن کے لئے اور اُن کے اہل و عیال کے لئے اور اُن کے ایمان کے لئے، اُن کے اخلاص کیلئے، اُن کی استقامت کے لئے اور یہ کہ وہ ہر قسم کی ابتلاؤں اور ٹھوکروں سے بچائے جائیں۔

ہم دُعا کریں کہ خدا خود اُن کا سہارا ہو جائے، ان کی صحت و عافیت انکی خوشیوں کا ضامن ہو۔ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ اُن کی زبان اور قلم میں تاثیر پیدا کرے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق بخشے جو مقبول بارگاہ ہوں اور اُن سے ہمیشہ عفو اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اس بات پر نظر فرمائے کہ اپنے گناہوں اور کمزوریوں کے باوجود جیسے بھی وہ ہیں اپنے رب کی آواز پر اس کے حضور حاضر تو ہو گئے۔

پس اے خدا! تُو اُن پر رحمت کی نظر فرما۔ تیرے سوا کون ہے جو بدیوں سے پاک ہے مگر وہی جسے تُو خود اپنی تقدیس سے پاک کرے۔ کون ہے تیرے سوا جو کامل ہے مگر وہی جسے تُو اپنے فضل سے کسی نوع کا کمال بخشے۔ تُو ہمارا مولا ہے۔ تیرے سوا کوئی مولا نہیں تیرا در چھوڑ کر ہم جائیں تو کہاں جائیں۔ پس ہمیں ردّ نہ فرما اور اس در سے دھتکار نہیں ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما کہ تیرے سوا اور کوئی بخشنے والا نہیں۔

آئیے ہم دُعا کریں اُن سب احمدی احباب کے لئے اور بہنوں کے لئے جو اپنا مال اور وقت خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے لئے، اُن کے والدین کے لئے، اُن کی اولادوں کے لئے، اُن کے اعزاؤ اقارب کے لئے، اُن کی دین و دُنیا کی حسنات اور بخشش اور انجام بخیر کے لئے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برسائے۔

.... ہم اُن کی استقامت کے لئے دُعا کریں اور اُن کی مشکلات اور مصائب کے دُور ہونے کی دُعا کریں۔

پھر ہم اُن مظلوموں کے لئے دُعا کریں جو محض ایمان کے جرم میں ناحق جیلوں میں ٹھونسے گئے اور معصوم ہو کر مجرموں کا سا سلوک کئے گئے اور آزادی کے جائز حق سے محروم کر دیئے گئے۔ اور اُن شہیدوں کے لئے دُعا کریں جنہوں نے جان دے کر اپنی صداقت اور ایمان کی گواہی دی۔ اور اُن پسماندگان اور اُن کی بیواؤں اور اُن یتیموں کے لئے دُعا کریں جو محض راہِ حق میں یتیم بنائے گئے۔ اور اُن سب کے لئے دُعا کریں جنہیں ان شہداء کی جُدائی شاق گزرتی ہے اور بے چین رکھتی ہے۔

ہم سب حکام کے لئے دعا کریں جن کے سپرد دنیا کے کسی بھی خطہ میں زمامِ حکومت سونپی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انصاف کے ساتھ اور رحم اور شفقت کے ساتھ حکومت کی توفیق بخشے۔ اور سب دنیا کے محکوموں کے لئے دعا کریں کہ اُن کو ظالم حکام کے ظلم سے نجات بخشے اور اُن کے قہر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

آئیے ہم درود بھیجیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی آل پر اور آپ کے فرزندِ جلیل پر اور آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ حق پر قائم رکھے اور شامتِ اعمال سے بچائے اور اپنی رضا کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق بخشے۔ اُن کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہمیشہ عفو اور مغفرت کا سلوک کرے اور اُن کے اعمال کی اصلاح کرے اور اُن دلوں کو پاک کرے۔

آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے اپنے بندوں کے دلوں میں بھی نرمی اور رأفت کے جذبات پیدا کرے اور ان کی کمزوریوں کو دیکھ کر ان کے دلوں میں نفرت اور غضب کے جذبات پیدا نہ ہوں بلکہ حضرت اقدس ..... کے احسانات کو یاد کر کے وہ اُن سے رحم اور شفقت کا سلوک کریں۔ وہ اُن کے اصلاحِ احوال کے لئے دردمندانہ دعائیں اور نیک، ہمدردانہ پُرخلوص نصیحت کے ذریعہ وہ ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

آئیے ہم حضرت اقدس .... کے اصحاب کی لمبی صحت و عافیت والی اور برکتوں اور خوشیوں سے معمور زندگی کے لئے دعا کریں اور حضور .... کی مبشر اولاد میں سے اس آخری نشانی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو "نسلِ سیدہ" میں سے آج ہمارے درمیان اکیلی رہ گئی ہیں اور جن کا نام امۃ الحفیظ بیگم ہے۔ یہ وہ وجود ہے جس پر بچپن میں حضرت اقدس ... کے پیار کی نظر پڑتی رہی اور محبت اور شفقت اور رحمت اور برکت کے ساتھ آپ نے انہیں بارہا مس فرمایا۔

آئیے! ہم دعا کریں دنیا کے سب مظلوموں اور مجبوروں اور مقہوروں کے لئے۔ بیواؤں کے لئے اور یتیموں کے لئے۔ تنہا اور بے سہارا لوگوں کے لئے۔ مختلف عوارض اور تکلیفوں میں مبتلا بیماروں کیلئے۔ غریبوں اور مفلسوں اور ناداروں کے لئے۔ قرضوں تلے دبے ہوئے بے بسوں کے لئے۔ اُن کے لئے جو تلاشِ معاش میں سرگرداں ہیں۔ اُن کے لئے جو اولاد کی برکت سے محروم ہیں۔ اُن کے لئے جو حسناتِ آخرت کے علاوہ حسناتِ دنیا کے بھی خواہاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر دینی اور دنیاوی ترقیات کی راہیں کشادہ کرے۔ اُن کے لئے جو مقدمات میں گرفتار ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزت کے ساتھ رہائی بخشے۔ اُن طالبعلموں کے لئے بھی دعا کریں جو مختلف امتحانات دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کی کمزوریوں کو دور فرمائے اور دماغوں کو روشن کرے اور علم و معرفت کے وہ خزانے عطا کرے اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت اقدس .... نے اپنے غلاموں کے حق میں کی ہیں۔

ہم دعا کریں سب قسم کے مجبوروں کے لئے جن کو اپنے پیاروں کا فراق بے قرار اور بے چین رکھتا ہے خواہ وہ اِس زندگی کی عارضی جدائی کا شکار ہوں یا موت نے اُن کے اور اُن کے پیاروں کے درمیان ایک گہری اور لمبی

فصیل حائل کو رکھی ہے۔

ہم اپنے زندوں اور مُردوں، بڑوں اور چھوٹوں کے لئے دُعا کریں۔ اپنے مَردوں اور عورتوں اور بوڑھوں اور بچّوں کے لئے دُعا کریں۔ اور دُعا کریں کہ خدایا ہم تو عاجز اور کم علم اور بھولنے والے اور جلد تھکنے والے بیکار سے بندے ہیں۔ اے آقا! تو ہم پر رحم فرما۔ اے ربّ! ہماری ناقص دُعاؤں کو مکمل کر دے اور وہ بھی ہمیں دے جو ہمیں مانگنا چاہیئے تھا اور نہیں مانگا اور غلط اور بیکار دُعاؤں کے شر سے بھی ہمیں محفوظ رکھ۔

ہم یاد رکھیں کہ یہ رمضان اِس صدی کا آخری رمضان ہے اور یہ لمحات اِس ماہ صیام کے آخری لمحات ہیں پس ہم دُعا کریں کہ اے ہمارے آقا! ہم پر رحم فرما اور ایسا کرم کر کہ احمدیت اِس صدی کی دہلیز سے دوسری صدی کے صحن میں سرنگوں ہو کر نہ گزرے بلکہ سربلند اور سرخرو ہو کر گزرے۔ ہاں ہماری رُوحیں تیرے حضور جھکی ہوئی اور سجدہ ریز ہوں اور ہماری پیشانیاں تیرے قدموں میں خاک آلودہ ہوں اور آنکھیں اشک بار رہیں لیکن دل غلبۂ اسلام کے نظارے سے پُرسرور ہوں، سینے ٹھنڈے ہوں۔

آخری امر جو دُعا سے پہلے اور دُعا کے دَوران ہمیں ملحوظ رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزوں اور عبادتوں اور نیکیوں کی توفیق پاتے رہے اور کچھ وہ ہیں جو مجبوریوں یا غفلت کی بناء پر رمضان المبارک کی خاص برکتوں سے محروم رہے۔

یاد رکھیں کہ نیکیوں کی توفیق پانے والوں کیلئے فخر کا کوئی موقع نہیں بلکہ اُن کو عجز اور انکساری میں پہلے سے بہت بڑھ جانا چاہیئے۔ اُن کی دُعا یہی ہونی چاہیئے کہ اے ہمارے رب! ہمارے اعمال گندے اور ناقص اور طرح طرح کی روحانی بیماریوں کے کھائے ہوئے بوسیدہ اور بیکار تھے۔

ہم اپنے اعمال کا واسطہ دے کر نہیں بلکہ تیرے فضل و کرم کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ ہم خالی ہاتھ نہ لوٹیں۔ ہم تو محض سوالی اور بھکاری اور فقیر ہیں ہم تجھ پر کوئی حق بھی نہیں رکھتے مگر یہ کہ تُو نے ہی ہمیں پیدا کیا۔ تُو ہی ہمارا خالق ہے۔

ہم پر کرم فرما۔ ہم پر رجوع برحمت ہو۔ ہم نیکیوں سے اپنے آپ کو اسی طرح محروم اور تہی دست محسوس کرتے ہیں جو مجبوریوں یا غفلتوں کا شکار تھے۔ بس آج ہم تیرے دربار میں ایک ہی صف میں تہی دست کھڑے تیری رحمت کی دُہائی دیتے ہیں کہ ہمیں بخش دے اور تجھے تیرے ہی اُس اعلانِ عام کا واسطہ دیتے ہیں جو زبانِ محمدؐ پر تُو نے جاری کیا کہ:-

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط

کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا، وہ تو سارے کے سارے گناہ بخش دیا کرتا ہے۔ وہ بڑا ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے ...

باقی ۱۳ پر

خدّام الاحمدیّہ کا سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیّہ کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے، اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۱۵، ۱۶، ۱۷ نومبر ۱۹۸۲ء اپنی شاندار روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

خدّام الاحمدیّہ اپنے اِس اجتماع کی ابھی سے تیاری شروع فرمائیں!

صدر مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہؓ

(مکرّم جناب منوّر احمد چوہدری ایم۔ایس سی (اکنامکس) لیبر آفیسر سرگودھا)

خدائے ذوالعرش نے خوشبوئے جنّت سے معطّر لباسِ حریر میں ملبوس ایک تحفہ اپنے حبیب سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ یہ کشفی تحفہ بعد میں حقیقت کا رُوپ دھار گیا اور ایک کم سِن ہستی عقدِ رسالت میں آئی تا ایک لمبے عرصہ تک عالَمِ اسلام کو عطرِ نبوّت سے ممسوح کرتی رہے۔ یہ تھیں عظیم المرتبت، فخرالنساء، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ!

حضرت عائشہ صدّیقہؓ بنت سیّدنا حضرت ابوبکرؓ اُمِّ رومانؓ کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں۔ والد کی جانب سے ساتویں اور والدہ کی طرف سے گیارھویں واسطے سے آپ کا نسب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ طبقات ابن سعد میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "بچپن میں مَیں یہ سمجھتی تھی کہ میرے والدین ایک ہی دین کے پَیرو ہیں اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ہمارے پاس نہ آئے ہوں۔"

نبوّت کے دسویں سال میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت ابوطالب کی وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے بڑے غم کا موجب ہوئی۔ یہ سال عام الحُزن کہلاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر افسردہ خاطر رہنے لگے۔ گھر میں آپ کی بیٹیاں بھی اکثر مغموم رہتیں۔ اس موقعہ پر چند اکابر صحابہؓ نے آپؐ کو دوسرے نکاح کا مشورہ دیا۔ حضورؐ نے یہ مشورہ قبول فرماتے ہوئے حضرت خولہ بنتِ حکیمؓ کی معرفت ماہِ رمضان ۳ سنہ قبل از ہجرت حضرت سودہؓ کو زوجیت میں لے لیا۔ گھریلو معاملات کا تو بند و بست ہو گیا لیکن دینی مشن کے لئے جس رفیقہ کار کی ضرورت تھی اس مقصد کے لئے حضرت خولہؓ نے حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ کا نام تجویز کیا جسے حضورؐ نے منظور فرما لیا کیونکہ یہ تجویز نہایت عمدہ اور برمحل تھی اور اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اس نکاح کے متعلق حضورؐ کو اطلاع دیدی تھی۔ حدیث میں آتا ہے کہ نکاح سے پہلے حضورؐ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑا آپؐ کے سامنے پیش کر کے کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ آپؐ اُسے کھولتے ہیں

تو اُس میں حضرت عائشہ رضؓ کی تصویر ہوتی ہے۔ اُس وقت آپؐ نے اس خواب کا ذکر تو کسی سے نہیں کیا لیکن دل میں یہ خیال ضرور آیا کہ اگر اس خواب نے ظاہری طور پر ضرور پورا ہونا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے خود ہی سامان پیدا کر دے گا۔ چنانچہ حضرت خولہ رضؓ کی تحریک سے یہ رشتہ قائم ہو گیا۔ (بخاری شریف) اور عائشہ رضؓ بنت ابو بکر رضؓ اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ بن گئیں۔

عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہ رضؓ کتنی عمر کی تھیں؟ کتب تاریخ و حدیث میں آپ کی عمر نو یا دس برس بیان ہوتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ شادی کے وقت میری عمر نو برس تھی۔ بعض اہل الرائے اصحاب کی تحقیق کے مطابق حضرت عائشہ رضؓ کی عمر اُس وقت بارہ برس کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ عمر کے بارہ میں متقدمین کو غلطی لگنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حدیث میں مذکور حضرت عائشہ رضؓ کے نو برس والے اندازے کو مدنظر رکھا ہے جبکہ حضرت عائشہ رضؓ کا یہ اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ عموماً لوگوں کو اپنی عمر کے بارہ میں غلط اندازے ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اسے سلجھانے کا آسان طریق یہ ہے کہ ان کی پیدائش اور رخصتانہ کی تاریخ معلوم کی جائے۔ اگر یہ دونوں تاریخیں صحیح معلوم ہو جائیں تو عمر کے بارہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ طبقات ابن سعد کے مطابق حضرت عائشہ رضؓ ۴ سنہ نبوی کی ابتدا میں پیدا ہوئیں اور رخصتی شوال ۲ سنہ ہجری میں ہوئی۔ اس لحاظ سے شادی کے وقت آپؓ کی عمر تقریباً بارہ برس بنتی تھی۔ واللّٰہ اعلم۔

حضور رسول مقبولؐ کی تمام ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ رضؓ ہی وہ بیوی ہیں جو باکرہ آپؐ کے نکاح میں آئیں۔ آنحضورؐ کی عمر اس وقت قریباً پچپن سال کی تھی۔ حضورؐ آپ کی بہت دلداری فرماتے تھے۔ ایک دفعہ چند حبشی شمشیر زن نیزہ کے کرتب دکھانے آئے۔ آپؐ نے اُنہیں مسجد نبوی کے صحن میں کرتب دکھانے کے لئے فرمایا اور خود حضرت عائشہ رضؓ کو سہارا دے کر اپنی اوٹ میں لے کر کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضؓ نے یہ کرتب دیکھے۔ اسی طرح ایک دوسرے موقع پر آپؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کیا۔ پہلی دفعہ حضرت عائشہ رضؓ آگے نکل گئیں لیکن ایک دوسرے موقعہ پر آپؐ سبقت لے گئے جس پر آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "لو عائشہ بدلہ اُتر گیا"۔

حضرت عائشہ رضؓ کی بعض سہیلیاں اُن کے گھر میں معصومانہ اشعار وغیرہ پڑھنے کا شغل کرتیں تو آپؐ بالکل تعرض نہ فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکر رضؓ نے لڑکیوں کو منع کرنا چاہا تو آپؐ نے فرمایا۔ ابو بکر! جانے دو یہ عید کا دن ہے لڑکیاں اپنا شغل کرتی ہیں لیکن جب آپؐ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو حضرت عائشہ رضؓ نے خود ہاتھ کا اشارہ کر کے اُنہیں رخصت کر دیا۔

(بخاری)

رخصتی کے بعد سب سے اہم واقعہ جنگ اُحد میں

آپ کی شرکت تھی۔ میدانِ جنگ میں وہ اُمّ سلیم کے ہمراہ دَوڑ دَوڑ کر زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں۔ جب آنحضورؐ جنگِ اُحد میں زخمی ہو گئے تو حضرت عائشہ رضؓ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ اور حضرت صفیہ رضؓ نے مل کر حضورؐ کے زخم دھوئے۔

غزوہ بنو مصطلق کے سفر میں حضرت عائشہ رضؓ حضورؐ کے ہمراہ تھیں۔ اس غزوہ میں آپؓ کو ایک بڑی آزمائش پیش آئی۔ تاریخ میں یہ واقعہ اِفک کے نام سے مذکور ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ نور میں اس کا تذکرہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے:۔

غزوہ بنو مصطلق سے آنحضرت اور آپؐ کے ساتھ کا قافلہ واپس آرہا تھا کہ مدینہ کے قریب رات کو لشکر نے پڑاؤ کیا۔ صبح ابھی اندھیرا ہی تھا کہ حضرت عائشہؓ رفع حاجت کی غرض سے باہر گئیں۔ واپس آئیں تو گلے کا ہار غائب تھا۔ یہ خیال کر کے کہ رفع حاجت کے وقت کہیں گر گیا ہے واپس تشریف لے جا کر تلاش کیا۔ اتنے میں قافلے کے چلنے کا وقت آگیا۔ اور چونکہ اُن دنوں آپؓ بہت دُبلی پتلی تھیں چنانچہ قافلہ کے منتظم نے سمجھا کہ آپ ہودج میں ہوں گی اور اُس کو اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا۔ جب آپ واپس آئیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا۔ آپ کو سخت پریشانی ہوئی۔ لیکن پھر یہ خیال کر کے کہ جب لوگوں کو اُن کے پیچھے رہ جانے کا علم ہوگا تو وہ ضرور واپس آئیں گے آپ وہیں بیٹھ گئیں مگر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو نیند آگئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں سو رہی تھی کہ میرے کانوں میں "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" کی آواز آئی۔ یہ آواز حضرت صفوان بن معطّل کی تھی جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ دن چڑھے دیکھ لینا کہ کوئی چیز تو نہیں رہ گئی۔ گو کہ اُس وقت پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا لیکن ان صحابیؓ نے بچپن میں آپ کو دیکھا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے چپکے سے اپنا اونٹ لا کر بٹھا دیا اور مَیں اُس پر سوار ہو گئی۔ جب مدینہ پہنچے تو عبداللہ بن اُبیّ اور اُس کے ساتھیوں نے مشہور کر دیا کہ حضرت عائشہ رضؓ نعوذ باللہ جان بوجھ کر پیچھے رہی ہیں۔ یہ شور اتنا بڑھا کہ بعض صحابہؓ بھی نادانی سے اُن کے ساتھ ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ چونکہ چھوٹی عمر میں ایک جنگل میں تنہا رہ گئی تھیں اس لئے وہ مدینہ پہنچ کر اس صدمے سے بیمار ہو گئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "مَیں یہ دیکھ کر حیران ہو جاتی کہ رسول اللہؐ گھر میں تشریف لاتے تو آپؐ کا چہرہ اُترا ہوا ہوتا اور مجھ سے کوئی بات نہ کرتے۔ بس حال پوچھتے اور چلے جاتے۔" اسی دَوران آپ حضورؐ سے اجازت لے کر اپنے والدین کے گھر تشریف لے گئیں۔ ایک دن جب حضرت عائشہ رضؓ کو الزام والی بات کا علم ہوا تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ چنانچہ بیماری کا پھر زور ہو گیا۔

ایک دن حضورؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کی لونڈی حضرت بریرہ رضؓ سے پوچھا کہ کیا تجھے عائشہ کا کوئی عیب معلوم ہے؟ تو اُس نے کہا کہ مَیں نے عائشہؓ کا سوائے اس کے کوئی عیب نہیں دیکھا کہ کم عمری کی وجہ سے وہ سو جاتی

ہیں اور بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے۔ اسی طرح آپؐ نے حضرت اُسامہؓ بن زیدؓ اور حضرت علیؓ کو بھی مشورہ کیلئے بُلایا کیونکہ وحی کے نزول میں بہت وقفہ پڑ گیا تھا۔ آپؐ نے ان دونوں سے میرے متعلق مشورہ پوچھا کہ آیا مَیں عائشہ سے قطع تعلق کر لوں؟ اُسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! عائشہ آپ کی بیوی ہیں اور خدا کی قسم ہم تو عائشہؓ کے متعلق سوائے نیکی کے اَور کچھ نہیں جانتے۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے بھی کہا کہ آپ عائشہؓ کی خادمہ بریرہؓ سے دریافت فرمائیں جنہوں نے کہا کہ اُس نے کبھی اپنی بی بی میں کوئی بُری بات نہیں دیکھی۔ ایک دن آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا "دیکھو انسان سے گناہ ہو جاتا ہے اگر تم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو توبہ کر لو، اگر نہیں تو خدا تعالیٰ تمہاری بریّت کر دے گا۔" پھر حضرت عائشہؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ اِس کا جواب دیں۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھے اِس کا جواب نہیں آتا۔ پھر ماں کی طرف دیکھا تو اُنہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا "مَیں اَور تو کچھ نہیں کہتی وہی کہتی ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ حضرت یعقوبؑ نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ یہ کہہ کر مَیں وہاں سے اُٹھی اور اپنے بستر پر آ گئی۔ اتنے میں آنحضورؐ پر وہ حالت طاری ہوگئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور باوجود سردی کے آپؐ کے چہرہ سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگ گئے اور آپؐ پر سورۃ نور کی یہ آیات نازل ہوئیں:-

إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ (سورۃ نور آیت ۱۱-۱۲)

جن لوگوں نے (حضرت عائشہؓ پر) تہمت لگائی وہ تمہاری ہی جماعت میں سے ہیں۔ اِس کو تم اپنے لئے شر نہ سمجھو۔ بلکہ وہ تمہارے لئے خیر ہے۔ ان میں سے ہر گناہ گار کو بقدرِ شرکت سزا ملے گی اور ان میں سے جس نے بہت زیادتی کی ہے اُس پر سخت عذاب ہو گا۔ جب تم نے وہ بات سُنی تھی تو مومن مَردوں اور عورتوں نے کیوں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح بہتان ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وحی ختم ہو جانے کے بعد آپؐ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے عائشہ! خدا نے تمہیں الزام سے بَری قرار دے دیا ہے۔ آپ کی والدہ نے یہ بات سُنی تو کہا عائشہ!

اُنھوں رسول کریمؐ کا شکریہ ادا کرو۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مَیں تو اپنے ربّ ہی کا شکریہ ادا کروں گی جس نے مجھے بَری قرار دیا ہے۔

آنحضورؐ کو عائشہؓ بے حد محبوب تھیں۔ حضورؐ اکثر دُعا فرمایا کرتے تھے کہ "اے خدا! مَیں یُوں تو سب بیویوں سے برابر کا سلوک کرتا ہوں لیکن مجھے اپنے دل پر بس نہیں کہ وہ عائشہ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے۔ یا اللہ! اسے معاف فرما دینا۔"

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مَردوں میں تو بہت لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں بہت کم کاملات ہوئی ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت آسیہ اور مریم بنتِ عمران کا نام لیا اور پھر فرمایا کہ عائشہ کو عورتوں پر وہ درجہ حاصل ہے جو عرب کے بہترین کھانے کو دوسروں پر ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جنّت میں آپ کی بیویاں کون ہیں؟ فرمایا اُن میں سے ایک تم بھی ہو۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ! آپ کو دُنیا میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟" فرمایا "عائشہ"۔ وہ بولے کہ "مَیں مَردوں میں سے پوچھ رہا ہوں"، تو فرمایا "عائشہ کا والد"۔ (ابن سعد)

اسی طرح ایک دفعہ بعض دوسری ازواجِ مطہرات نے کسی گھر کے معاملہ میں حضرت عائشہؓ کے متعلق کوئی بات آنحضورؐ سے کہی تو آپؐ نے فرمایا "مَیں تمہاری اِن شکایات کا کیا کروں۔ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کبھی کسی بیوی کے لحاف میں مجھ پر خدا کی وحی نازل نہیں ہوئی مگر عائشہ کے لحاف میں وہ ہمیشہ نازل ہوتی ہے۔

آنحضورؐ صفائی کا بہت اہتمام فرماتے اور اپنی مسواک بار بار دُھلوایا کرتے تھے۔ یہ خدمت بھی آپ ہی کے سپُرد تھی۔

جب آنحضورؐ خانہ کعبہ کا ہدیہ بھیجتے تھے تو حضرت عائشہؓ اُن کے گلے کا قلادہ بُنتی تھیں۔ جب آپؐ احرام باندھتے یا کھولتے تھے تو آپ جسمِ مبارک پر خوشبو لگاتی تھیں۔

ایک دفعہ سفر کے دَوران آپ کا ہار گُم ہوگیا۔ آنحضورؐ نے اس کی تلاش کے لئے چند آدمی بھیجے۔ وہ اس کی تلاش میں نکلے تو راستہ میں نماز کا وقت ہوگیا۔ چونکہ پانی کا انتظام نہ تھا اس لئے ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ واپسی پر حضورؐ سے ذکر کیا چنانچہ اُسی وقت آپ پر وحی نازل ہوگئی اور آیت تیمم نازل ہوئی۔ تمام صحابہؓ نے اسے حضرت عائشہؓ کی فضیلت جانا۔

آنحضورؐ کے وصالِ مبارک سے قبل آپؐ اپنی علالت کے تیرہ دنوں میں سے آٹھ دن حضرت عائشہؓ کے پاس رہے۔ حضورؐ آپ کو اپنی مسواک دے دیتے تو آپ اسے اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کرتیں اور پھر حضورؐ اسے استعمال فرماتے۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی اُس وقت حضورؐ کا سرِ مبارک حضرت عائشہؓ کی گود میں رکھا ہُوا تھا۔

آنحضورؐ کا جسم اطہر بھی حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے ایک گوشے ہی میں مدفون ہے۔

طبقات ابن سعد کے مطابق خود حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے دوسری ازواج مطہرات پر کئی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ حضورؐ نے میرے سوا کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔ کسی ایسی عورت سے شادی نہیں کی جس کے والدین مہاجر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میری برأت اتاری۔ حضرت جبرائیل ریشمی کپڑے میں آسمان سے میری تصویر لائے۔ آپ میرے پاس ہوتے تو وحی نازل ہو جایا کرتی۔ آپؐ کی وفات میرے گلے اور سینے کے درمیان ہوئی۔ آپؐ میری باری کے دن فوت ہوئے اور میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

آنحضورؐ کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ جوانی کے عالم میں تھیں۔ حضرت عائشہؓ کا حافظہ اور ذہن غضب کا تھا اور آنحضورؐ کی تعلیم و تربیت کی بدولت انہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ حیرت انگیز طور پر ترقی کی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے مسلمان خواتین کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا بے مثال کارنامہ سرانجام دیا۔

احادیث نبوی کا ایک بہت بڑا اور ضروری حصہ حضرت عائشہؓ کی روایات پر مبنی ہے۔ ان روایات کی تعداد دو ہزار دو سو دس تک پہنچتی ہے۔

علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے اکابر صحابہؓ اُن سے فیض حاصل کرتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ "آنحضورؐ کے بعد کوئی علمی مشکل ایسی پیش نہیں آئی جس کا حل حضرت عائشہؓ کے پاس نہ مل گیا ہو۔" حتیٰ کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ "قرآن سیکھنا ہو تو عائشہ سے سیکھو۔"

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس بعد ہی آپ کے والد، خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی وفات پا گئے اور آپ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ حضرت عائشہؓ کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ آپ خود فرماتی ہیں "ابن خطاب نے آنحضورؐ کے بعد مجھ پر بڑے احسانات کئے ہیں۔"

جب حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو آپ نے اپنے بیٹے عبد اللہؓ کو بلا کر حکم دیا کہ "اُمّ المؤمنین عائشہؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ عمرؓ آپ کو سلام کہتے ہیں (امیر المؤمنین نہ کہنا) اور اُن سے کہنا کہ عمرؓ بن خطاب آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں (آنحضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ) کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔" حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ "یہ جگہ مَیں نے اپنے لئے تجویز کی تھی لیکن عمرؓ کو اپنے اُوپر ترجیح دوں گی۔"

حضرت عائشہؓ ہر سال حج بیت اللہ کے لئے مکّہ تشریف لے جاتی تھیں۔ آپ ابھی مکّہ ہی میں تھیں کہ شہادتِ عثمانؓ کا واقعہ پیش آ گیا۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ مکّہ گئے اور آپ کو قصاص حضرت عثمانؓ پر راضی کیا۔ دریں اثناء مدینہ میں لوگ حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر چکے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی دعوتِ قصاص پر ہزاروں مسلمان سرفروشی پر تُل گئے۔ حضرت عائشہؓ کا ارادہ تھا کہ پہلے مدینہ چل کر

تمام حالات معلوم کئے جائیں کیونکہ سبائیوں کا گروہ ابھی مدینہ میں ہی شورش برپا کرنے میں مصروفِ عمل تھا لیکن لوگوں نے بصرہ چلنے کا مشورہ دیا۔

جب حضرت علیؓ کو مکہ کی تیاریوں کا علم ہُوا تو آپ نے مخالفین کے بصرہ پہنچنے سے پہلے بیت المال کی حفاظت کی غرض سے بصرہ کا رُخ کیا۔ اُس وقت بصرہ کے لوگ تین گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہؓ کا حامی تھا، دوسرا حضرت علیؓ کا اور تیسرا غیر جانبدار تھا۔ یہ لوگ چاہتے تھے کہ صلح وصفائی ہوجائے اور مسلمانوں کی تلواریں آپس میں بے نیام نہ ہوں۔ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں اور مصری سبائیوں کا گروہ صلح کو اپنے لئے سمِ قاتل سمجھتا تھا۔ چنانچہ جب دونوں گروہ جنگ کے خیالات دِلوں سے دُور کرکے آرام کی نیند سو رہے تھے تو ان لوگوں نے اندھیرے میں دونوں فوجوں پر شب خون مارا۔ گھبراہٹ میں فریقین نے سمجھا کہ دوسرے فریق نے دھوکا دیا۔ گو حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ نے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا جس کے نتیجہ میں خون ریز جنگ ہوئی۔ اِس جنگ میں حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں اِس وجہ سے یہ جنگ تاریخ میں جنگِ جمل کے نام سے مشہور ہے اِس جنگ میں فریقین کا بہت جانی نقصان ہُوا۔ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے زخمی ہونے کے بعد جنگ کا پانسہ حضرت علیؓ کے حق میں پلٹ گیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت علیؓ حضرت عائشہؓ کی مزاج پُرسی کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا "امّاں کیسی ہیں؟" حضرت عائشہؓ نے جواباً کہا "ٹھیک ہوں"۔ اِس پر دونوں نے یہ الفاظ دُہرائے "خدا ہم دونوں کو معاف فرمائے"۔ حضرت عائشہؓ کو تمام عمر اِس جنگ کا بے حد افسوس رہا۔ چنانچہ وفات کے وقت آپ نے وصیّت کی کہ "مجھے روضۂ نبویؐ میں آنحضورؐ کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ دوسری ازواج کے ساتھ جنّت البقیع میں دفن کرنا"۔ جب آپ یہ آیت پڑھتی تھیں "اے پیغمبر کی بیویو! اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھو" تو اِس قدر روتیں کہ آپ کا آنچل تر ہوجاتا۔

حضرت عائشہؓ نہایت بلند کردار اور بہت ہی قناعت پسند تھیں۔ طبقات ابن سعد کے مطابق آپ کی کسر نفسی کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگیں "کاش! میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی کاش! میں ایک درخت ہوتی کہ اللہ کی حمد میں رطب اللسان رہتی اور پوری طرح سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوجاتی"۔ آپ غیبت سے بالکل احتراز کرتی تھیں اور بہت سخی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ نے آپ کی خدمت میں ایک لاکھ دینار بھیجے تو شام ہونے سے پہلے سب کے سب تقسیم فرما دیئے۔

یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ علمی میدان میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ جماعتِ صحابہؓ کے سامنے جب کبھی بھی کوئی علمی مشکل یا شرعی مسئلہ پیش آیا تو اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے راہنمائی حاصل کی۔ معانی قرآن، فقہ وقانون اور احکام حلال وحرام میں کسی کو حضرت عائشہؓ کی ہمسری حاصل نہیں ہوسکی۔ اسی طرح جمع قرآن

کے سلسلہ میں بھی آپ کو فوقیت حاصل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر کے بارہ میں گو اختلافات موجود ہیں جن کا ذکر کیا جا چکا ہے لیکن اس بارہ میں بعض لوگوں نے شعوری کوشش بھی کی ہے۔ تاہم تاریخ کی مستند کتب طبقات ابن سعد، ابن اسیر، ابن قیم اور دوسرے محققین کے مطابق آپ ۱۷ رمضان ۵۸ھ کو مدینہ منورہ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۶۸ برس کی تھی۔ وصیت کے مطابق رات کے وقت آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس طرح اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نصف صدی تک اپنی برکات سے اہل اسلام کو مستفیض کرتی رہیں۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب اور آپ کے فضائل کے لئے ایک طویل دفتر چاہیئے۔ زیر نظر مضمون میں آپ کی سوانح حیات میں سے چند واقعات کی صرف جھلک ہی پیش کی گئی ہے جن سے بخوبی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض اُٹھانے والے دین و دنیا میں فائز المرام ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر اسلام کے لئے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ باید و شاید۔ مؤرخ تو اس بحث میں پڑا ہوا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نو سال تھی یا دس سال یا کم و بیش، لیکن ہر اہل دانش یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کم عمری، ناتجربہ کاری، ناپختگی اور کم سنی کے باوصف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی عمر والی، تجربہ کار اور پختہ ذہن کی مالک خواتین سے ہر معاملہ میں سبقت لے گئیں۔ انہوں نے اپنے جسم و رُوح کا رُواں رُواں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے ممسوح و متمتع کیا۔ آپؐ کی زندگی میں بھی وہ اسلام کی مایۂ ناز خاتون، رسول کریمؐ کی محبوب اور اللہ تعالیٰ کی پیاری رہیں اور آپؐ کی وفات کے بعد بھی نصف صدی تک رسول کریمؐ سے حاصل کئے ہوئے لمعاتِ نور سے اپنے ماحول کو جگمگاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

غزل

جناب
پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب

مجھ کو مرے روبرو نہ کرنا
اتنا تو بے آبرو نہ کرنا

پہچان نہیں سکوگے چہرے
آئینوں کی آرزو نہ کرنا

معلوم ہیں اس کو راز سارے
دیوار سے گفتگو نہ کرنا

آنسو ہوں اگر تمہیں میسّر
پانی سے کبھی وضو نہ کرنا

یادوں کے قفس میں رہنے والو
تزئینِ قفس کی خو نہ کرنا

آنکھوں کا تو کام ہے کہ دیکھیں
آنکھوں کا گِلہ کبھو نہ کرنا

کہتے ہیں شگاف پیرہن کے
سی دینا ہمیں۔ رفو نہ کرنا

فرقت میں یہ حال ہو گیا ہے
گرنا۔ کبھی گفتگو نہ کرنا

رو رو کے فراقِ والدہ میں
دامن کو لہو لہو نہ کرنا

مَیں اپنی تلاش کو چلا ہوں
مضطر میری جستجو نہ کرنا

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب لاہور

رومال کا سہارا

(ایک اجلاس کی کارروائی ـــــ ایک رپورتاژ)

یہ ۲ر اپریل ۱۹۸۲ء کی سہ پہر کا عمل ہے، مقام مسجد دارالذکر لاہور ہے۔ لاہور کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے اراکین نماز جمعہ سے فارغ ہو کر صدر مجلس مرکزیہ کے ارشادات سننے کے لئے بے چین ہیں۔ ایک شخص مسجد کے محراب میں حافظ مظفر احمد صاحب سے مصروف گفتگو ہے کبھی کبھی وہ ایک اچٹتی ہوئی نگاہ حاضرین پر بھی ڈال لیتا ہے۔ حافظ مظفر احمد صاحب میرے پرانے مہربان دوست ہیں اُن سے نظریں چار ہوئیں تو میں اُن کی طرف کھنچتا چلا گیا۔ وہ بڑی گرمجوشی سے گلے ملے۔ پھر میں نے پاس کھڑے سانولے سے شخص سے ہاتھ ملایا۔ انہوں نے بے دھیانی سے ہاتھ آگے کیا، صرف ہاتھ ملایا، نظر نہیں ملائی۔ ہاتھ ملانے میں سرد مہری سی محسوس کی۔ میں واپسی کے لئے مڑا۔ وہ شخص حافظ صاحب سے کہہ رہا تھا "ہماری جماعت کے نوجوانوں کو ....." میری سماعت کا سفر جاری نہ رہ سکا کیونکہ وہ شخص "ہماری جماعت" کو "ہماری زماعت" کہہ رہا تھا۔ میں اس کے لہجے میں اٹک کر رہ گیا آگے نہ سُن سکا۔

میں بے دلی سے اپنی جگہ چلا آیا۔ میرا سات سالہ بچہ قدیر بولا "ابو یہ کون تھے ٹوپی والے جو آپ سے "جپھی" ڈال رہے تھے"؟ میں نے کہا۔ "بیٹے یہ ہمارے مربی حافظ مظفر احمد صاحب ہیں جو "خالد" کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں"۔ "اور وہ ساتھ والے بھائی"؟ بچے نے پھر سوال کیا مگر مجھے جواب کی فرصت نہ ملی سٹیج سیکرٹری نے کارروائی شروع کر دی تھی اور وہی شخص اب صدارت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ بچے کو بھی اور حاضرین کو بھی معلوم ہو چکا تھا کہ یہ ہمارے صدر مجلس مرکزیہ جناب محمود احمد صاحب ہیں۔

ان کو جب (۸۰-۱۹۷۹ء میں) حضور نے صدر مجلس مرکزیہ مقرر فرمایا تو یہ انتخاب میں غالباً چوتھے یا پانچویں نمبر پر تھے[1] حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آیا کہ حضور نے جناب محمود احمد صاحب کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے تو میرے ایک دوست نے میرے کان میں کہا تھا "یہ کیا بات ہوئی" مجھے وہاں بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ کیونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مائیک پر فرما رہے تھے کہ "ہم صرف ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہیں جبکہ خدا کی قدرت ثانیہ کا مظہر روحانی آنکھ سے وہ

---

[1] موصوف نے ۸۱-۱۹۸۰ء کے انتخاب میں پہلی پوزیشن بھی حاصل کی۔

باتیں بھی پڑھ اور سُن لیتا ہے جو ظاہری آنکھ سے ممکن نہیں۔ اُن کے ہر فیصلے میں حکمت اور برکت چھُپی ہوتی ہے جو وقت آنے پر ہی ظاہر ہوتی ہے۔"

اُس دن کے بعد مَیں اپنے صدر مرکزیہ کی تقریر آج پہلی مرتبہ سُننے والا تھا۔ حالات نے کچھ اِس طرح طنابیں کھینچے رکھیں کہ ایسے ہر موقع سے محروم ہی ہوتا رہا۔ کلامِ ربِّ جلیل کے بعد اس کی برگزیدہ ہستی کا کلام ترنّم سے پڑھا جا رہا تھا۔ اس کے بعد صدر مجلس تشریف لائے۔ آتے ہی ضلعی مجلسِ عاملہ کو کھڑا ہونے کا حکم دیا جو اُن کے نزدیک ہی تھے۔ پہلے قریبی شخص سے سوال کیا۔ "آپ کا کیا عہدہ ہے؟" جواب ملا "ناظم صنعت و حرفت"۔ پھر آپ نے دہلی گیٹ کی عاملہ کو کھڑا ہونے کا حکم دیا۔ ضلعی ناظم صنعت و حرفت سے فرمایا۔ آپ ان میں سے ناظم صنعت و حرفت کو پہچانتے ہیں؟" جواب ملا "نہیں"۔ مجلس عاملہ دہلی گیٹ کو بیٹھنے کا حکم دیا مگر ضلعی مجلسِ عاملہ بدستور ایستادہ تھی۔ دوسرے شخص کو بلایا "آپ کا عہدہ؟"۔ "جی مَیں ناظم تربیت ہوں"۔ پھر آپ نے قیادت ماڈل ٹاؤن کو کھڑا کیا۔ "ان میں ناظم تربیت کون ہیں؟" جواب ملا "معلوم نہیں"۔ پھر تیسرے ضلعی عہدیدار کو بُلایا۔ "ضلعی مجلسِ عاملہ میں آپ کا کیا عہدہ ہے؟" جواب ملا "ناظم خدمتِ خلق"۔ آپ نے قیادت باٹا پور کو کھڑا کیا۔ "ان میں سے ناظم خدمتِ خلق کو پہچانیئے"۔ مگر وہ بھی نہ پہچان پائے۔ پھر ایک حلقہ کے ناظم خدمتِ خلق کو سٹیج پر خدمتِ خلق کے موضوع پر تقریر کرنے کا حکم دیا۔ شاید انہوں نے کچھ بیان بھی کیا مگر اُن کی خود کلامی ہم تک نہ پہنچ سکی۔

اِس سارے عمل میں بمشکل دس پندرہ منٹ صرف ہوئے ہوں گے مگر صدرِ مجلس نے باہمی بے ربطی کا وہ آئینہ دکھایا کہ حاضرین دنگ رہ گئے۔ اس حیرانی میں شرمندگی بھی شامل تھی۔ مَیں نے کئی آنکھوں میں نمی محسوس کی کیونکہ مَیں صرف محسوس ہی کر سکتا تھا دیکھ نہیں سکتا تھا کہ خود میری آنکھیں آبِ انفعال میں تر بتر تھیں۔

صدرِ مجلس کی آواز مزید گونجنے لگ رہی تھی۔ آپ میں سے کتنے لوگوں نے لائحہ عمل پڑھا ہے؟ ہاتھ اُٹھائیں"۔ مگر مَیں تو نظر نہیں اُٹھا سکتا تھا ہاتھ کیسے اُٹھاتا۔ وہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے مسائل و واقعات پر مشاہدات کی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ احمدی ہو کر آپ بیکار کیوں ہیں۔ اپنے محلّے میں دس احمدی گھرانوں کا انتخاب کیوں نہیں کرتے۔ ہر گھر میں صابن استعمال ہوتا ہے، ان گھروں میں صابن ہی اسپلائی کریں تو آپ کا تھوڑا بہت خرچہ چل سکتا ہے، دستِ سوال دراز کرنے سے تو بہر حال بہتر ہے۔ آپ بضد ہیں کہ مجھے باہر بھجوا دیں۔ وہاں آپ کو برتن صاف کرنا بھی گوارا ہیں مگر یہاں کیوں نہیں کرتے جس دھرتی نے آپ کو پالا پوسا اس کا آپ پر حق ہے کہ اس کی خدمت کریں۔ آپ

ہوٹل میں بیٹھ کر دوستوں کے ساتھ چائے صرف اِس لئے پیتے ہیں کہ وہ آپ کے دوست ہیں مگر میرے بھائی! آپ کے دوست چندہ تو نہیں دیتے۔ اُن کے والدین، بہن بھائی چندہ نہیں دیتے۔ آپ پر تو دوہری ذمہ داری ہے آپ یہ پیسہ بچاتے کیوں نہیں، وہ پیسہ آپ کے کام آئے گا، سلسلہ کے کام آئے گا۔ وقت بھی آپ کا بچے گا۔ آپ وقت نہ بچائیں گے تو دینی کتب کیسے پڑھیں گے؟ اپنے اسلاف کے نمونہ و کردار سے آپ کیسے واقف ہوں گے؟

بعض کہتے ہیں کہ مَیں فلاں آدمی کے گھر چندہ لینے گیا اُس نے سیدھے مُنہ بات نہیں کی۔ وہ آپ سے سیدھے مُنہ کیوں بات کرے گا۔ کبھی آپ اُس کے گھر چندہ لینے کے علاوہ بھی گئے ہیں، اُس کی خبر گیری کے لئے گئے ہیں؟ اس کو احساس دلایا ہے کہ ہم بھی آپ کے ہمدرد ہیں، غمگسار ہیں، دوست ہیں، بھائی ہیں۔ آپ صرف چندہ لینے کیوں جاتے ہیں ویسے کیوں نہیں جاتے۔ آپ دھوبی کو کپڑے دیتے ہیں اور ساتھ انڈرویر بھی اور بنیان بھی؟ کیوں؟ آپ بازار میں کھڑے ہو کر بابو بن کر بوٹ پالش کرواتے ہیں اور دو روپے خرچ کرتے ہیں آپ دو روپے کی پالش خرید کر دس دفعہ گھر میں کیوں پالش نہیں کرتے ہیں؟۔ آپ بستر کے قریب اس لئے پریشان کھڑے ہیں کہ آپ کی والدہ، بہن یا بیوی آکر بستر کی شکنیں دُور کرے اور جناب آرام فرما سکیں۔ آپ دس سیر آٹا لے کر دو گھنٹے سے سڑک پر کھڑے ہیں کہ تانگہ آئے اور اس میں یہ آٹا رکھ کر گھر لے جائیں۔ آپ نے میٹنگ میں جانا ہے مگر سارا دن موٹر سائیکل والے دوست کا انتظار کر کے گزار دیا کہ وہ آئے تو میٹنگ میں جائیں۔ ملازمت نہیں مل رہی معمولی کام اس لئے نہیں کرتے کہ آپ ایم اے پاس ہیں احمدی نوجوان اور ایسی نزاکت؟ یہ زندہ قوموں کے وطیرے ہیں؟۔ ایسے نوجوان قوموں کی اصلاح کیسے کریں گے؟ ایسے نوجوان ستاروں پر کمندیں کس طرح .....؟"

اس کے بعد مَیں نہ سُن سکا۔ مجھے بہادر شاہ ظفر کا وہ واقعہ یاد آگیا کسی نے اُن سے پوچھا آپ رنگون کی جیل سے فرار کیوں نہ ہوئے؟ تو جواب ملا کہ کیسے فرار ہوتا کوئی جُوتا پہنانے والا نہ تھا۔ میری نظریں ابھی تک دُھندلی دُھندلی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُوربین نگاہوں کا انتخاب سامنے تھا۔ اس انتخاب کی قائدانہ

صلاحیتوں کو بے شمار آنکھیں خراجِ عقیدت پیش کر رہی تھیں مگر میں اپنے سوءِ ظن پر شرمندہ تھا۔ میں جس لہجے کو کمزور سمجھ رہا تھا اُس کی کاٹ نے مجھے بھی زخمی کر دیا تھا۔ میری بوجھل پلکیں مزید بوجھل ہو رہی تھیں معاً میرے بیٹے کی آواز آئی "ابو! یہ لیں رومال"۔ میرے بیٹے نے رُومال کی صورت مجھے سہارا دیا تھا۔ اِس دَور میں سہارا کیسا ہی کمزور کیوں نہ ہو، غنیمت ہے۔ مَیں اُس دوست کا ممنونِ احسان ہو رہا تھا جس نے مجھے دارالذکر آنے کی ترغیب دی تھی۔ مَیں صدرِ مجلس کو بھی تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جنھوں نے میری آنکھوں کی گرد صاف کر دی تھی۔ مَیں اپنے بیٹے کا بھی شکر گزار تھا جس نے مجھے رومال کا سہارا دیا تھا۔

امریکی نظامِ حکومت

(جناب کریم الدین احمد صاحب ربوہ)

آج کی دُنیا میں امریکہ ایک ایسا ملک ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں کچھ ہو رہا ہو امریکہ ہر معاملہ میں ضرور ملوث نظر آتا ہے۔ دوسری جنگِ عظیم تک یہ ملک عدم مداخلت کی پالیسی پر کاربند تھا مگر پھر امریکہ نے دُنیا کے ٹھیکیدار کا سا کردار اپنا لیا۔ بہرحال دنیائے سیاست کی یہ باتیں ہمارے موضوع سے باہر ہیں اور اس وقت محض امریکی نظامِ حکومت کا جائزہ لینا مقصود ہے۔

امریکہ دُنیا کے نقشہ پر مغربی جانب موجود ہے اور دنیا کے چند بڑے ممالک میں سے ایک ہے۔ کولمبس کی دریافت کے بعد دُنیا کو علم ہوا کہ اس نام کا بھی کوئی ملک خطّۂ ارض پر موجود ہے۔ آغاز میں یہ ملک چند کالونیوں پر مشتمل تھا اور حکومتِ برطانیہ کے تحت تھا۔ سترھویں صدی کے اواخر میں یورپ سے انسانوں کا ایک سیلاب امریکہ کی طرف اُمڈتا چلا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب یورپ اقتصادی بدحالی اور مذہبی اختلافات کا شکار تھا۔ ان تمام لوگوں نے امریکہ میں آباد ہو کر ایک نئی قوم کی داغ بیل ڈالی۔ برطانیہ کے علاوہ یہ ملک فرانس کے زیرِ اثر بھی تھا۔ ۱۷۷۶ء میں یہ ملک مکمل طور پر آزاد تھا۔ ابتداء میں صرف تیرہ ریاستیں شامل تھیں مگر پھر ان میں اضافہ ہوتا گیا اور اب امریکہ پچاس ریاستوں پر مشتمل ہے۔

اس مختصر تاریخی پس منظر کے بعد آئیے اب امریکی نظامِ حکومت کا جائزہ لیں۔ یاد رہے کہ یہ نظام اس وقت دُنیا کے چند کامیاب ترین نظام ہائے حکومت میں شمار ہوتا ہے۔ اس نظام کے دو دائرے ہیں۔ (۱) عدلیہ، (۲) مقننہ۔ مقننہ یعنی قانون ساز ادارہ سینیٹ اور کانگریس پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر ایک کے اراکین کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ عدلیہ اور مقننہ کے اپنے اپنے اختیارات ہیں مگر یہ دونوں ایک دوسرے پر نگران کی سی صورت رکھتے ہیں۔

امریکی صدر وسیع اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔ صدر کا انتخاب چار سال کے لئے ہوتا اور زیادہ سے زیادہ ایک شخص دو مرتبہ منتخب ہو سکتا ہے۔ تقریباً تمام اعلیٰ عہدیدارانِ حکومت کا انتخاب صدر خود کرتا ہے۔ اور صدر ہی کے سامنے یہ سب جوابدہ ہوتے ہیں۔

عدالتوں کے جج بھی صدر ہی مقرر کرتا ہے تاہم صدر انہیں اُن کے عہدے سے الگ نہیں کر سکتا۔ صرف

کانگرس کے ذریعہ سے ہی انہیں برخاست کیا جا سکتا ہے۔

صدر کو وسیع انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں مگر نئے قوانین صدر قطعاً نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح خارجہ امور کے سلسلے میں بھی صدر آزاد نہیں بلکہ اُسے اپنے اقدامات کی منظوری سینٹ سے حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اگر سینٹ صدر کے اقدام کو غیر ضروری تصور کرے تو صدر کچھ نہیں کر سکتا۔ سینٹ کے بھی دو تہائی اراکین کی منظوری ہونی چاہیئے ورنہ یہ قابلِ قبول نہ ہوگا۔ یعنی صدر خارجہ امور میں سینٹ کا محتاج ہوتا ہے۔ چنانچہ امریکہ کا "لیگ آف نیشنز" کا رُکن نہ بننا اس کی ایک مثال ہے جبکہ صدر نے اس کی رُکنیت منظور کر لی تھی مگر سینٹ کے منظوری نہ دینے کی وجہ سے امریکہ اس بین الاقوامی ادارہ میں شامل نہ ہوا۔ آگے چل کر اس ادارہ کی ناکامی کی بعض وجوہات میں سے ایک وجہ امریکہ کی عدم شمولیت تھی۔

صدر بذاتِ خود کانگرس یا سینٹ کا رُکن نہیں ہوتا لیکن یہ ان دونوں ایوانوں سے خطاب کر سکتا ہے۔ اسی طرح صدر کے وزراء بھی کسی ایوان کے رُکن نہیں ہوتے۔ صدر یا وزیر کسی نئے قانون کا مسودہ سینٹ میں منظوری کی خاطر پیش نہیں کر سکتے بلکہ صدر کو اس مقصد کے لئے کسی رُکن سینٹ کی حمایت حاصل کرنا پڑتی ہے کہ وہ مسودہ ایوان میں برائے منظوری پیش کرے۔

آئین کا تقدس برقرار رکھنا سپریم کورٹ کا فرض ہے۔ امریکی سپریم کورٹ کسی نئے قانون کو اگر وہ آئین کی رُوح کے منافی ہے، منسوخ کر سکتی ہے۔ اسی طرح

اُردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام

اِس کے لکھنے کا کام ۱۹۵۲ء میں شروع ہوا۔ ۱۹۵۹ء میں اِس کا پہلا جزو طبع ہو کر منظرِ عام پر آیا۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا دراصل لائیڈن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا اُردو ترجمہ ہے جو مناسب ترمیم اور اضافے کے بعد مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس کی اب تک حروفِ تہجی کے اعتبار سے الف سے لام تک ۱۷ جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ امید ہے یہ انسائیکلوپیڈیا کُل ۲۲ جلدوں میں ۱۹۸۳ء تک مکمل ہو جائے گی۔ یوں اِسکی تکمیل تیس۳۰ سالوں میں ہو جائے گی۔ یہ انسائیکلوپیڈیا اُردو نستعلیقی خط میں لکھی گئی ہے ٭

سپریم کورٹ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اِس بات پر نظر رکھے کہ حکومت کے مختلف ادارے اپنے اپنے دائرہ میں کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی ادارہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرے تو سپریم کورٹ اُسے اپنے دائرہ میں رہنے کی ہدایت کر سکتی ہے۔

بعض خاص امور میں اگر صدر اور کانگرس کے درمیان ٹھن جائے تو صدر کانگرس کے کسی حکم کو اگرچہ ویٹو کر سکتا ہے مگر کانگرس صدر کے اِس ویٹو کو بھی مسترد کر سکتی ہے ٭

اپنی نوعیت کا منفرد
جرمن
لیکویڈ سوپ ڈیٹرجنٹ
ترکیب استعمال
آدھی بالٹی نیم گرم پانی میں آٹھ چائے کے چمچ "جرمن لیکویڈ سوپ ڈیٹرجنٹ" ڈال کر اچھی طرح ہلائیں
بیس ۲۰ میلے کچیلے کپڑے دس منٹ بھگو کر اچھی طرح ملیئے۔ واشنگ مشین کے لئے نیم گرم پانی میں
سو گرام ڈال کر پچاس کپڑے دھولیں بعد میں صاف پانی میں کھنگال لیں۔ برتن، فرش،
غسلخانہ اور فلیش بھی صاف کرکے چمکایا جا سکتا ہے۔
نوٹ:۔ استعمال سے پہلے جرمن لیکویڈ ڈیٹرجنٹ کو اچھی طرح ہلالیں۔
کیمیکو صابن بازار فیصل آباد
فون ۲۸۳۱۵ پی۔پی

رپورٹ اٹھائیسویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ امسال اٹھائیسویں تربیتی کلاس زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۲۳ شہادت (اپریل) تا ۶ ہجرت (مئی) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہوئی۔

مورخہ ۲۳ شہادت (اپریل) بروز جمعۃ المبارک شام ۵½ بجے اس پندرہ روزہ کلاس کی افتتاحی تقریب پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ عمل میں آئی۔ کلاس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے فرمایا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم احمد ڈاڈی صاحب (افریقن طالب علم) نے تلاوتِ قرآن کریم سے کیا۔۔۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی معیت میں تمام خدام نے اپنا عہد دُہرایا۔ مکرم قمر داؤد صاحب کھوکھر نے کلامِ محمود سے نظم پڑھ کر سُنائی۔ پھر خاکسار ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے رپورٹ پیش کی جس میں تربیتی کلاس کی اہمیت اور اغراض ومقاصد بیان کرنے کے علاوہ کلاس کے روزانہ پروگرام کی تفصیلات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ بعدہٗ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب نے ایک پُرمغز افتتاحی خطاب فرمایا جس میں طلبہ کو قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اس دَور میں قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر اور دینی تعلیم کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ سیدنا حضرت اقدس۔۔۔ کی کتب کا مطالعہ ہے کیونکہ بقول حضرت مصلح موعود یہ کتب ایک ایسے شخص نے تحریر فرمائی ہیں جس پر فرشتوں کا نزول ہوتا تھا۔ اور جو شخص بھی ان کتب کا بغور مطالعہ کرے گا اُس پر بھی فرشتے نازل ہونگے۔

آخر میں آیتِ استخلاف کے تحت خلافت کی اہمیت کو واضح فرمایا اور قدرتِ ثانیہ کے دَورِ ثالث کی برکات کا بطورِ خاص ذکر فرمایا کہ ہر تحریک کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکات اور حیران کُن کامیابیوں سے نوازا ہے۔ انہوں نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض الہامات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ شدید مشکلات کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معجزانہ تائید ونصرت کا مظاہرہ فرمایا اور جماعت کو ہر مشکل سے نجات دلائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے رعب، علمی تفوّق اور بصیرت افروز قوّتِ بیانیہ سے نوازا ہے کہ

ہر سننے والے کو اسلامی صداقتوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

آپ نے تلقین فرمائی کہ طلبہ خلافت سے اپنا تعلق مضبوط اور مستحکم رکھیں اور امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہیں۔ اور حضور کی ذات سے ہی راہنمائی حاصل کریں۔ اس کے بعد محترم چوہدری صاحب نے دعا کروائی اور ساڑھے چھ بجے اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

امسال افتتاحی اجلاس میں ۳۵۹ مجالس کے ۵۷۸ خدام شامل ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی نسبت سے یہ حاضری ریکارڈ ہے۔

روزانہ پروگرام:- تربیتی کلاس کا روزانہ پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوتا رہا۔ نماز فجر کے بعد بالترتیب قرآن، حدیث اور کتب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا درس علمائے سلسلہ دیتے رہے۔ درس کے بعد پانچ منٹ تمام طلبہ خاموشی سے تلاوت کرتے اور بعد ازاں اجتماعی ورزش ہوتی۔ اس کے بعد طلبہ ناشتہ کیلئے دارالضیافت جاتے۔ ساڑھے سات بجے حاضری کے بعد تدریسی پروگرام شروع ہوتا جس میں قرآن کریم، کلام، ردّ عیسائیت، فقہ، قواعد عربی کے مضامین پڑھائے جاتے۔ روزانہ پندرہ منٹ کے لئے صحت و صفائی سے متعلق احادیث بھی بیان کی جاتی رہیں۔ اس مقررہ نصاب کے علاوہ حفظ قرآن اور مقررہ کتب سلسلہ کا طلبہ نے خود مطالعہ کیا۔ طلباء کو روزانہ مشق تقاریر کا موقعہ دیا جاتا رہا۔

اور آخر میں تقریری مقابلہ دو معیاروں میں کروایا گیا۔ نماز عصر کے بعد نصف گھنٹہ تک علمائے کرام کی تقاریر کا دلچسپ اور مفید پروگرام ہوتا رہا۔ اس کے بعد فٹ بال، والی بال، کبڈی اور رنگ وغیرہ کھیلنے کے لئے طلبہ انتظام کے تحت جامعہ احمدیہ کے میدان میں جاتے رہے۔ اسی دوران بالترتیب ایک بلاک (چار احزاب) کا وقار عمل بھی کروایا جاتا رہا۔ نماز مغرب طلبہ مسجد مبارک اور باقی نمازیں ایوان محمود میں ادا کرتے رہے۔ ۲۹ اپریل بروز جمعرات عملی پروگرام کے تحت ایک دلچسپ پکنک کا اہتمام کیا گیا۔ تمام طلبہ ربوہ سے پیدل یکو والہ بنگلہ پہنچے۔ وہاں سارا دن مختلف علمی، ورزشی اور دلچسپ مزاحیہ پروگرام ہوئے۔ جملہ خدام اور انتظامیہ کے ارکان نہر میں نہانے سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ دوپہر کا کھانا وہیں پیش کیا گیا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام خدام پیدل ہی واپس آئے۔

کلاس کے دوران مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ طلبہ کی طرف سے سوالات کے مؤثر جوابات دیئے گئے۔

۵ مئی کو طلبہ کا تحریری امتحان ہوا۔ جس میں ۵۳۱ خدام شامل ہوئے اور ۴۷۶ کامیاب ہوئے۔ کلاس میں شریک تمام خدام کو اسناد شرکت اور کامیاب ہونے والوں کو اسناد کامیابی دی گئیں۔

کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ ۶ مئی بروز جمعرات منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود جلوہ افروز ہو کر ہر چشم منتظر کی سیرابی اور

ہر خادم کی روحانی، ایمانی اور قلبی کیفیات کی تکمیل کے سامان مہیا فرمائے۔

اس کلاس کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً چھ بجے شام ایوانِ محمود میں اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر پیارے آقا کا استقبال کیا۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ حضور پُرنور کی قیادت میں تمام خدام نے عہد دُہرایا۔ بعدہٗ صادق محمد صاحب طاہر (خادم تربیتی کلاس) نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ اختتامی رپورٹ میں خاکسار نے حضور پُرنور کی دُعاؤں کے طفیل خدائے رحمان کے احسانِ عظیم کا تذکرہ کرتے ہوئے تربیتی کلاس میں نمائندگی کے کوائف بیان کئے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس نمائندگی خدام کے لحاظ سے تمام سابقہ کلاسوں پر سبقت لے گئی۔ امسال ۵۳۹ مجالس کے ۹۱۷ خدام نے کلاس میں شمولیت کی جبکہ گزشتہ سال ۴۴۶ مجالس کے ۶۸۹ خدام شریک ہوئے تھے۔ اس سال کی تربیتی کلاس کا ایک خاص طور پر قابلِ ذکر پہلو یہ بھی تھا کہ حضور پُرنور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے گزشتہ سالوں کی نسبت سب سے زیادہ اضلاع نے سَو فیصد مجالس کی نمائندگی کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان اضلاع کے نام اور قائدین کرام اضلاع کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست حضور انور کی خدمتِ اقدس میں پیش کی گئی۔

راولپنڈی۔ مردان۔ گجرات۔ کوہاٹ۔
سرگودھا۔ جھنگ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔
لاڑکانہ۔ حیدر آباد۔ سانگھڑ۔ کوئٹہ۔
کراچی۔

نیز اس کلاس کی حاضری اور دلچسپی سے خدام کا مختلف پروگراموں میں حصہ لینے کے لحاظ سے بھی یہ کلاس دوسری کلاسوں سے ممتاز اور نمایاں رہی۔

رپورٹ کا اختتام حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں اس درخواستِ دُعا پر کیا گیا کہ یہ طیور ابراہیمی جو چند روز مرکز میں رہ کر خلافت کے زیرِ سایہ تھوڑی سی پرواز کے قابل ہوئے ہیں خدا تعالیٰ ان کی پروازمیں ایسا دوام پیدا فرمائے کہ وہ آسمانی رفعتوں میں گم ہو جائیں۔ شجرِ داؤدی کے یہ اثمار ایسے شیریں ہوں کہ جہاں بھی ہوں اپنی شیرینی سے تشنہ لبوں کی تلخی کو شرابِ محبت کے لذت آمیز ذائقہ سے آشنا کرتے رہیں۔ آمین

نیز جملہ ناظمین، مربیان اور اساتذہ کرام، محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (مرکزی)، محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مقامی، محترم ناظر صاحب دار الضیافت کے خصوصی تعاون کا شکریہ ادا کیا گیا اور حضور کی خدمتِ اقدس میں اُن کیلئے دُعا کی درخواست پیش کی۔

حضور پُرنور نے مجموعی طور پر اعزاز حاصل کرنے والے درج ذیل خوش بخت خدام کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

امتحان میں مجموعی طور پر اوّل: مکرم سمیع اللہ صاحب نارووال
دوم: مکرم محمود احمد صاحب ربوہ
سوم: مکرم حافظ نصیر احمد صاحب بھٹی کھوکھر غربی گجرات۔

شمالی طالبعلم اوّل : مکرم سید محمود احمد صاحب جہلم

دوم : مکرم بشارت احمد صاحب رحیم یار خان

سوم : مکرم عبدالوحید صاحب گوجرانوالہ کینٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پُر معارف بصیرت افروز اختتامی خطاب میں فرمایا کہ :-

دُنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اسے بچانے کی ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔ تم وہ نوجوان ہو جن کے ذریعہ دُنیا میں عنقریب انقلاب عظیم برپا ہونے والا ہے۔ تم اس بات کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہو کہ قرآن سے پہلے خود اکتساب نور کرو اور پھر اس کی روشنی میں تمام دنیا کو ہدایت اور امن و عافیت کا راستہ دکھاؤ۔

حضور نے خدام کو قرآن کریم سے محبت اور پیار کرنے کی نصیحت فرمائی تا کہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتے ہوئے نوع انسانی کے دل جیت کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر کے خدا تعالیٰ کی پناہ میں لانے والے ہو تا کہ وہ ہلاکت اور ادبار سے محفوظ رہے۔ قرآن کریم موجودہ زمانہ کی ایسی ضرورت ہے کہ اس کی روشنی کے بغیر انسانی زندگی دُنیاوی فسادوں، تاریکیوں، ظلمتوں اور آلائشوں سے پاک نہیں ہو سکتی۔ تربیتی کلاس کے اغراض میں سے بنیادی مقصد یہی تھا کہ آپ کو قرآن کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق زندگی گزارنے کی تربیت دی جائے۔ چنانچہ یہ طریقے کبھی نام لے کر بتائے جاتے رہے کبھی نام لئے بغیر حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم حجم کے لحاظ سے گو ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس چھوٹی سی کتاب میں نسلِ انسانی کی ہر ضرورت قیامت تک کے لئے پوری کر دی گئی ہے اور ہر وہ رُوح جو تشنہ لبی کا شکار ہے وہ اسی چشمہ سے سیراب ہو سکتی ہے لیکن اس کے معارف کے حصول کے لیئے تقویٰ کی شرط ہے جس کا شروع میں ہی بیان فرمایا۔ "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ"۔ چنانچہ ایک بہت عظیم سائنسدان تو بن سکتا ہے لیکن ہر مسلمان قرآن کریم کے معارف سے حصہ پانے والا نہیں بن سکتا، اس لئے کہ اُس کا معیار مقرر تھا۔ لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کہ اس وقت تک کوئی بھی اس سے صحیح استفادہ نہیں کر سکتا جب تک خدا سے اس کا زندہ تعلق نہ ہو۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس صداقت پر زندگی بسر کر رہا ہے کہ ایک زندہ خدا ہے جس کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں میں ایک ہمارا زندہ تعلق ہے اور یہ برکتیں ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملی ہیں۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کی خواہش رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ آگے بڑھ رہی ہے۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یہ واضح کرتا ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت صرف اس کو ملتی ہے جس پر اللہ تعالےٰ کے اخلاق اور اُس کے جلووں کا رنگ چڑھ جائے اور وہ انتہائی اعلیٰ مقام تہذیب پر کھڑا ہو جائے۔ مراد اس نہج سے یہ ہے کہ زبان ستھری ہو، کانوں کو غیبت سُننے کی عادت نہ ہو، جو آواز بھی کان میں پڑے وہ پاک ہو، جو آواز گلے سے نکلے وہ پاک ہو، دماغ میں جو خیالات آئیں وہ مطہر ہوں۔ سو تم خدا سے ڈرنے والے لیکن دُنیا کی نگاہ میں ہنستے اور مسکراتے ہوئے بشاشت

کے ساتھ بڑھنے والے بچے ہو۔

حضور نے خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تم اپنی بھرپور جوانی کے دور میں داخل ہو گے تو روحانی جنگ اپنے کمال کو پہنچ چکی ہو گی۔ اُس وقت نوعِ انسانی اپنی خوشحالی کے لئے اور ہلاکت سے بچانے والے سامانوں کے لئے تمہاری محتاج ہو گی اور تم اس بات کے ذمہ دار ہو گے کہ قرآن کریم کے نور سے نور حاصل کر کے ساری دُنیا کو منوّر کرو۔ اس لئے کھیلو اس غرض کے لیئے کہ تم میں اس بوجھ کو اُٹھانے کی طاقت پیدا ہو، جو عنقریب تمہارے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ اور کھاؤ اس لئے کہ تمہارے اعصاب اتنے مضبوط ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت کاری ضرب تمہارے جسموں پر نہ لگا سکے۔ اور یاد رکھو کہ تم میں اور غیر میں ایک بہت بڑا امتیاز ہے جس کو اپنے اوصاف سے نمایاں کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا باوجود بے بسی اور قلتِ وسائل کے شاندار کامیابیوں سے ہمکنار ہونا اس امر پر موقوف تھا کہ ان میں توکّل، تقویٰ، خدا کی معرفت اور خدائی وعدوں پر پختہ یقین غایت درجہ تھا۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ جب ابوجہل کے ساتھیوں کی طاقت کے مقابلہ میں اسلام کے دشمنوں کی طاقت کروڑوں گنا ہو جائے گی اُس وقت مسلمانوں کے ہاتھ سے تلوار لے لوں گا اور کہوں گا کہ اس کا مقابلہ بغیر ظاہری تلوار کے کرو۔ مقابلہ کرو محبت اور حُسنِ سلوک کی تلوار سے، توکّل، تقویٰ اور خدا میں ہو کر زندگی گزارنے کی تلوار سے۔ نتیجۃً دشمن اس طاقت کو اسلام کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے تمہارے قدموں میں لا ڈالے گا اور اس طرح رُوئے زمین پر بسنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ یہ مقصد بہت اہم اور عظیم ہے جس کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو۔ اور اس امر کو مستحضر رکھو کہ مَیں احمدی خادم یا طفل ہوں اور میرے اُوپر جو ذمہ داری ہے وہ آج کی دُنیا میں کسی پر نہیں اور اگر مَیں نے غلطی کی تو اس کے نتیجہ میں انسانیت ہلاک ہو جائے گی، اور اگر مَیں نے اپنی حقیر کوششوں سے خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کی لذت حاصل کر لی تو جنّت مل جائے گی، اور میرے بھائیوں کو بھی زندگی کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور ساری دُنیا جنت نظیر بن جائے گی، انشاء اللہ العزیز۔

تقریباً سات بجے پُرسوز اجتماعی دُعا کے بعد یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے

امسال لجنات کی پہلی تربیتی کلاس

کے موقعہ پر اختتامی تقریب میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے مستفیض ہونے کے لئے طالبات کی شمولیت کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ طالبات کے لئے ایوانِ محمود کی غربی گیلری اور مہمان خواتین کرام کے لئے لائبریری میں انتظام کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے

اٹھائیسویں ۲۸ سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا مجلس وار گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع پشاور	
۱	پشاور	۱
۲	بازید خیل	۱
	ضلع مردان	
۳	مردان	۲
	ضلع ہزارہ	
۴	ایبٹ آباد	۲
۵	داتہ	۱
	ضلع کوہاٹ	
۶	کوہاٹ	۱
	ضلع راولپنڈی	
۷	راولپنڈی صدر	۶
۸	مسجد نور راولپنڈی	۱۴

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۹	مری	۱
۱۰	گوجر خان	۱
۱۱	پنڈ بیگوال	۳
۱۲	واہ کینٹ	۳
۱۳	چونترہ	۲
۱۴	اسلام آباد شرقی	۲
۱۵	ٹیکسلا	۱
۱۶	مندوال چوہان	۱
۱۷	چنگا بنگیال	۱
۱۸	اسلام آباد غربی	۱
	ضلع جہلم	
۱۹	جہلم شہر	۲
۲۰	چکوال	۱
۲۱	دوالمیال	۲
۲۲	محمود آباد	۴
۲۳	کلر کہار	۲
۲۴	کالا گوجراں	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۵	رتوچھہ	۱
۲۶	چھٹی وند کالری	۱
	ضلع اٹک	
۲۷	اٹک	۲
	ضلع گجرات	
۲۸	گجرات	۱
۲۹	کھاریاں	۴
۳۰	رسول	۲
۳۱	سعد اللہ پور	۲
۳۲	شیخ پور (گلا نوالہ)	۱
۳۳	گولیکی	۲
۳۴	چک ۴۶ بار موسیٰ	۱
۳۵	ممدانہ	۲
۳۶	چک سکندر (بوریانوالی)	۲
۳۷	دیونا ماجرہ	۱
۳۸	لنگے	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۹	شادیوال	۲
۴۰	بچوکنانوالی	۱
۴۱	دھیر کے کلاں	۱
۴۲	کھوکھر غربی	۴
۴۳	منڈی بہاؤالدین (واسو)	۱
۴۴	چک نمبر ۲۰	۲
۴۵	تہال	۲
۴۶	رجوعہ (ہیلاں)	۱
۴۷	مرالہ (مکھنانوالی ۔ پنڈی لالہ)	۲
۴۸	مونگ	۲
۴۹	بنگلہ نمبر ۱۸	۱
۵۰	پوڑانوالہ ۔ اسماعیلہ	۱
۵۱	ڈنگہ (موکڑی بھلبیر توالہ)	۳
۵۲	نصیرہ	۱
۵۳	کنجاہ	۱
۵۴	سدوکی ۔ ترکھا	۴
۵۵	کوٹلی افغاناں	۲
۵۶	چک نمبر ۲۶	۲
۵۷	جسوکی	۱
۵۸	کرڑیانوالہ	۱
۵۹	لالہ موسیٰ	۱
۶۰	دھندرا (پنڈی دھوتراں)	۱
۶۱	کنگ چنن	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۶۲	معین الدین پور (سوک کلاں کالا چک ۔ جلالپور جٹاں)	۱
۶۳	نسووالی سوہل (کھیرانوالی)	۱
۶۴	کیرانوالہ ۔ چھوکر خورد (ماچھی وال ۔ چاکاں والی)	۱
۶۵	فتح پور ۔ عالم گڑھ (ڈیرہ دستے شاہیاں)	۵
۶۶	بھلیسر ملکیانہ (ڈوگا)	۱
۶۷	ڈھل گھیرڑ	۲
۶۸	ملک پور مرزا	۱
۶۹	بزرگوال (ککرالی ۔ گوٹریالہ)	۴
۷۰	کلانوالہ	۱
۷۱	شاہ تاج شوگر ملز	۴
۷۲	سرائے عالمگیر (گوڑھا جٹاں)	۱
۷۳	ڈھو	۱
۷۴	محمد آباد	۱
۷۵	کالرہ کلاں	۱
	ضلع سرگودھا	
۷۶	سرگودھا شہر	۳
۷۷	بھیرہ	۱
۷۸	چک نمبر ۳۳ ج ملکے والا	۲
۷۹	چک نمبر ۹۹ شمالی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۸۰	چک نمبر ۳۵ جنوبی	۱
۸۱	چک نمبر ۴۸ جنوبی	۱
۸۳	تخت ہزارہ	۳
۸۳	چک نمبر ۴۰ ج	۱
۸۴	چک نمبر ۳۸ ج	۱
۸۵	چک نمبر ۱۷ جنوبی	۲
۸۶	چک نمبر ۹ شمالی پنیار	۲
۸۷	خوشاب	۳
۸۸	گھوگھیاٹ	۱
۸۹	چک نمبر ۹۸ شمالی	۵
۹۰	روڈہ ۔ تلہڑ بانی	۱
۹۱	چک نمبر ۳۷ جنوبی	۲
۹۲	کوٹ مومن	۲
۹۳	بھاں امید علی ورک	۲
۹۴	ادرحمہ	۶
۹۵	دودہ	۲
۹۶	چک نمبر ۱۲۴ جنوبی	۲
۹۷	مجوکہ عمر آباد	۱
۹۸	چک نمبر ۵۷ شمالی	۱
۹۹	چک نمبر ۸۸ شمالی	۱
۱۰۰	چک نمبر ۸۱ ج	۱
۱۰۱	چک نمبر ۳۹ ڈی بی	۱
۱۰۲	چک نمبر ۴۳ جنوبی	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۰۳	چک نمبر ۲ ٹی۔ڈی۔اے	۱
۱۰۴	چک نمبر ۱۶۸ شمالی ہنگلا	۱
۱۰۵	چک نمبر ۱۵۲ شمالی	۲
۱۰۶	چک نمبر ۴۹ جنوبی	۲
۱۰۷	ٹھٹھہ جوئیا	۱
۱۰۸	چک نمبر ۴۶ شمالی	۲
۱۰۹	چک نمبر ۸۶ جنوبی	۱
۱۱۰	بھابڑہ	۲
۱۱۱	سرگودھا کینٹ	۱
۱۱۲	ہجکہ	۱
۱۱۳	چک نمبر ۶۲ جنوبی	۱
۱۱۴	چک نمبر ۳۵ شمالی	۱
۱۱۵	چک نمبر ۸ ایم بی	۱
۱۱۶	ڈیرہ چانن خاں والا	۱
۱۱۷	چاہ سردار والا	۱
۱۱۸	بھلوال	۱
۱۱۹	چک نمبر ۱۳۰ سلانوالی	۲
۱۲۰	پیلو وینس	۱
۱۲۱	مجوکہ بکا	۲
۱۲۲	چک نمبر ۳۲ جنوبی	۱
۱۲۳	ساہیوال	۲
۱۲۴	رکھ چراگاہ	۳
۱۲۵	جوہر آباد	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۲۶	احمد آباد جنوبی	۱
۱۲۷	ڈیرہ اعوان آباد	۱
۱۲۸	چک نمبر ۸۶ شمالی	۱
۱۲۹	چک نمبر ۴۱ جنوبی	۱
۱۳۰	چک نمبر ۷۹ شمالی	۲
۱۳۱	سوبھاگا	۱
۱۳۲	چھنی تاجہ ریحان	۱
	ضلع جھنگ	
۱۳۳	جھنگ صدر	۱
۱۳۴	چنیوٹ	۲
۱۳۵	لالیاں	۱
۱۳۶	ککی نو	۱
۱۳۷	شورکوٹ شہر	۲
۱۳۸	احمد نگر	۱
۱۳۹	چک نمبر ۲۹۷ ج ب	۱
۱۴۰	لولہ شریف	۱
۱۴۱	جہل بھٹیاں	۲
۱۴۲	چاہ لڈیانہ	۲
۱۴۳	پکا نسوانہ	۳
۱۴۴	مٹھہ شیریکا	۱
۱۴۵	احمد آباد سانگرا	۲
۱۴۶	عنایت پور بھٹیاں	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۴۷	چک نمبر 5/3.L	۱
۱۴۸	شورکوٹ کینٹ	۱
	ضلع میانوالی	
۱۴۹	میانوالی	۱
۱۵۰	چک نمبر 16/M.L	۳
	ضلع فیصل آباد	
۱۵۱	دارالفضل	۷
۱۵۲	دارالذکر	۷
۱۵۳	چک نمبر ۲۳۲ ر۔ب باجوے والا	۱
۱۵۴	چک نمبر ۲۰۳ ر۔ب مانانوالہ	۲
۱۵۵	چک نمبر ۱۲ ج ب	۲
۱۵۶	چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور	۳
۱۵۷	چک نمبر ۱۹۵ ر۔ب جنڈانوالہ	۱
۱۵۸	چک نمبر ۲۱۹ ر۔ب گنڈا سنگھ	۲
۱۵۹	چک نمبر ۲۳۲ ج ب دھنی دیو	۱
۱۶۰	چک نمبر ۶۱ ج ب دھروڑ	۱
۱۶۱	چک نمبر ۳۳ ج ب	۱
۱۶۲	چک نمبر ۸۴ ج ب	۲
۱۶۳	چک نمبر ۸۹ ج ب رتن	۱
۱۶۴	چک نمبر ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال	۲
۱۶۵	چک نمبر ۲۶۶ ر۔ب کھرڑیانوالہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۶۶	چک نمبر ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ	۲
۱۶۷	چک نمبر ۱۰۷ ر۔ب غربی	۲
۱۶۸	چک نمبر ۴۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ	۱
۱۶۹	چک نمبر ۱۰۹ ر۔ب مسعود آباد	۴
۱۷۰	جڑانوالہ	۳
۱۷۱	چک نمبر ۹۶ گ۔ب صریح	۶
۱۷۲	چک نمبر ۵۶۳ گ۔ب شرقی	۱
۱۷۳	چک نمبر ۵۶۵ گ۔ب	۳
۱۷۴	چک نمبر ۵۵ گ۔ب	۱
۱۷۵	چک نمبر ۶۴۴ گ۔ب	۲
۱۷۶	چک نمبر ۶۴۶ گ۔ب	۱
۱۷۷	چک نمبر ۶۴۸ گ۔ب	۲
۱۷۸	چک نمبر ۴۰ گ۔ب	۱
۱۷۹	چک نمبر ۸۴ سرشمیر	۱
۱۸۰	چک نمبر ۷۶ گ۔ب	۱
۱۸۱	چک نمبر ۲۷۸ گ۔ب	۲
۱۸۲	گوجرہ	۵
۱۸۳	چک نمبر ۳۱۴ ج۔ب	۳
۱۸۴	چک نمبر ۲۹۵ گ۔ب	۱
۱۸۵	پیرمحل	۵
۱۸۶	چک نمبر ۵۸/۳ ٹکڑا ۱	۱
۱۸۷	سمندری	۱
۱۸۸	چک نمبر ۴۷۱ گ۔ب	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۸۹	چک نمبر ۳۸۸ گ۔ب	۱
۱۹۰	چک نمبر ۱۲۷ ر۔ب بھلولپور	۳
۱۹۱	چک نمبر ۱۳۹ ر۔ب	۱
۱۹۲	جنگل امام شاہ	۱
۱۹۳	تاندلیانوالہ	۱
	ضلع لاہور	
۱۹۴	اسلامیہ پارک	۴
۱۹۵	ہانڈو گجر	۱
۱۹۶	شاہدرہ فیکٹری ایریا	۲
۱۹۷	ہڈیارہ	۱
۱۹۸	مغلپورہ	۷
۱۹۹	کماس	۱
۲۰۰	دہلی گیٹ	۱۲
۲۰۱	دارالذکر	۹
۲۰۲	اڈہ چھبیل	۱
۲۰۳	رکھ شیخ کوٹ	۱
۲۰۴	پدری	۱
۲۰۵	ماڈل ٹاؤن	۶
۲۰۶	شاہدرہ ٹاؤن	۲
۲۰۷	اصل گروکے	۱
۲۰۸	جاہمن	۱
۲۰۹	باٹا پور	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۱۰	رائے ونڈ	۱
۲۱۱	نانو ڈوگر	۱
۲۱۲	کرن	۱
	ضلع قصور	
۲۱۳	قصور	۱
۲۱۴	مصطفےٰ آباد	۱
۲۱۵	کھریپڑ	۱
۲۱۶	ڈھلم	۱
۲۱۷	چک نمبر ۶۴ دھوپ سڑی	۱
۲۱۸	چونیاں	۱
	ضلع سیالکوٹ	
۲۱۹	سیالکوٹ	۱
۲۲۰	ڈسکہ کلاں	۱
۲۲۱	بھڈال	۳
۲۲۲	رلیوکے	۱
۲۲۳	ملیانوالہ	۱
۲۲۴	سمبڑیال	۲
۲۲۵	بھڑتانوالہ	۱
۲۲۶	بھروکے کلاں	۱
۲۲۷	موسے والا	۱
۲۲۸	ڈنڈپور گھرولیاں	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۲۹	پیرو چک	۱	۲۵۲	پنڈی بھاگو	۲	۲۷۵	کالیکے ناگرے	۱
۲۳۰	ترسکہ سیاں	۲	۲۵۳	مانگا	۱	۲۷۶	سیالکوٹ کینٹ	۱
۲۳۱	ڈھیپٹی	۲	۲۵۴	کھرپا	۱	۲۷۷	چانگریاں	۲
۲۳۲	عزیز پور ڈگری	۲	۲۵۵	میادی نانوں	۱	۲۷۸	بن باجوہ	۱
۲۳۳	ڈگری گھمناں	۲	۲۵۶	بدوملہی	۲	۲۷۹	راؤکے	۲
۲۳۴	اوزا	۲	۲۵۷	کوٹ گھمن	۲	۲۸۰	تلونڈی بھنڈراں	۱
۲۳۵	سلیم پور	۱	۲۵۸	میانوالی خانانوالی	۱	۲۸۱	مینووالی	۲
۲۳۶	میانوالی سندھواں	۳	۲۵۹	چندر کے منگولے	۱	۲۸۲	ڈسکہ کوٹ	۱
۲۳۷	کوٹ گوڑا	۱	۲۶۰	عہدی پور	۱	۲۸۳	پکی کوٹلی	۱
۲۳۸	بستان افغاناں	۱	۲۶۱	گھٹیالیاں کلاں	۲	۲۸۴	کالا گھمناں	۱
۲۳۹	نائیوالہ	۱	۲۶۲	گھٹیالیاں خورد	۱	۲۸۵	مجال نگراد	۱
۲۴۰	چوہنگ پور	۱	۲۶۳	کوٹ گوندل	۱	۲۸۶	بڈھا گورایہ	۱
۲۴۱	نارووال	۱	۲۶۴	بجھو بھٹی	۱	۲۸۷	قادر آباد	۱
۲۴۲	ڈیریانوالہ	۴	۲۶۵	بے گکھانوالی	۱			
۲۴۳	معراجکے	۱	۲۶۶	داتہ زیدکا	۲		**ضلع گوجرانوالہ**	
۲۴۴	دھرگ	۱	۲۶۷	قلعہ کالروالا	۱	۲۸۸	گوجرانوالہ	۴
۲۴۵	میانہ پنڈ	۱	۲۶۸	مالو کے بھلی	۱	۲۸۹	تورگڑھی	۱
۲۴۶	لدھڑ کرم سنگھ	۱	۲۶۹	کوٹ آغا	۱	۲۹۰	موہلن کے	۱
۲۴۷	کنجروڑ	۲	۲۷۰	گھنو کے ججہ	۲	۲۹۱	حافظ آباد	۱
۲۴۸	پچونڈہ	۴	۲۷۱	صابو بھڈیار	۱	۲۹۲	وزیر آباد	۲
۲۴۹	مرل	۱	۲۷۲	چوہڑ منڈا	۱	۲۹۳	گکھڑ منڈی	۱
۲۵۰	رائے پور	۱	۲۷۳	کلاس والا	۲	۲۹۴	مدرسہ چٹھہ	۲
۲۵۱	سوکن ونڈ	۱	۲۷۴	پسرور	۱	۲۹۵	مانگٹ اونچے	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۹۶	فیروز والا	۱
۲۹۷	تلونڈی کھجور والی	۲
۲۹۸	پریم کوٹ	۲
۲۹۹	چک چٹھہ	۲
۳۰۰	پیر کوٹ ثانی	۲
۳۰۱	قیام پور ورکاں	۱
۳۰۲	بھڑی شاہ رحمٰن	۱
۳۰۳	گرمولہ ورکاں	۱
۳۰۴	چک پٹھان	۱
۳۰۵	تلونڈی موسے خاں	۲
۳۰۶	علی پور چٹھہ	۱
۳۰۷	احسن آباد	۲
۳۰۸	کولو تارڑ	۱
۳۰۹	سکھیکی منڈی	۲
۳۱۰	نوینکے	۱
۳۱۱	نوشہرہ ورکاں	۱
۳۱۲	مہے چٹھہ	۲
۳۱۳	نوکھر	۱
۳۱۴	سول لائن گوجرانوالہ	۲
۳۱۵	گوجرانوالہ کینٹ	۱
۳۱۶	پچیانوالی	۱
۳۱۷	جھلن	۱

ضلع شیخوپورہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۱۸	شیخوپورہ	۳
۳۱۹	چک نمبر ۱۸ بہوڑو	۲
۳۲۰	ننکانہ صاحب	۱
۳۲۱	سانگلہ ہل	۶
۳۲۲	چوہڑ کانہ منڈی	۴
۳۲۳	چک نمبر ۱۱۷ جہور	۱
۳۲۴	چک نمبر ۳۲ دھاڑوالی	۳
۳۲۵	چک نمبر ۱۶۹ گرمولا	۱
۳۲۶	کرتو	۳
۳۲۷	چک نمبر ۷۹ نواں کوٹ	۲
۳۲۸	کوٹ سوندھا	۲
۳۲۹	پکھی آنا	۱
۳۳۰	کلسیاں	۲
۳۳۱	چک نمبر ۵ رتیاں	۱
۳۳۲	آنبہ	۱
۳۳۳	کجر	۱
۳۳۴	چک نمبر ۱۱۷ کوٹلی جہور	۱
۳۳۵	کوٹ رحمت خاں	۳
۳۳۶	چک نمبر ۴۵ مرڑ	۱
۳۳۷	بیداد پور ورکاں	۲
۳۳۸	چک نمبر ۲۵ سٹھیالی خورد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۳۹	ڈیرہ مان سنگھ	۱
۳۴۰	چک ۱۰/۶۳	۱
۳۴۱	بھوئیوال	۱
۳۴۲	سیّد والا	۴
۳۴۳	جھنگڑ حاکم والا	۲
۳۴۴	کرم پورہ واربرٹن	۲
۳۴۵	چوڑا سگھر	۱
۳۴۶	مریدکے منڈی	۴
۳۴۷	شاہ کوٹ	۲
۳۴۸	کوٹ دیالداس	۱
۳۴۹	ڈیرہ داد پوترے	۱
۳۵۰	نارنگ منڈی	۱
۳۵۱	بچیکی	۱
۳۵۲	چک ۲۲/۲۵	۳
۳۵۳	بلڑکے آروکے	۳
۳۵۴	چک نمبر ۱۶ جید	۱
۳۵۵	کالیہ	۱
۳۵۶	کیلے	۲
۳۵۷	گھچلی ورک	۱
۳۵۸	شہر فتوپور خورد۔ کوٹ عبدالمالک	۱
۳۵۹	غازی اندرون	۲
۳۶۰	سچا سودا	۱
۳۶۱	باہومان	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۶۲	شاہ مسکین	۱
۳۶۳	کالی بیر	۱
۳۶۴	شوکت آباد	۱
۳۶۵	جھبراں منڈی	۱
۳۶۶	چک نمبر ۷ گ.ب	۱
	ضلع مُلتان	
۳۶۷	ملتان (گلگشت)	۱
۳۶۸	دنیا پور	۲
۳۶۹	حسن پور	۱
۳۷۰	چک ۱۷۰/۱۰ ب	۲
۳۷۱	چاہ احمدیاں والا	۱
۳۷۲	کوٹھے والا	۱
۳۷۳	کبیروالا	۳
۳۷۴	چک نمبر 91-A/10-R	۳
۳۷۵	خانیوال	۱
۳۷۶	فرید پور	۱
۳۷۷	قطب پور (صادق آباد)	۱
۳۷۸	چک نمبر 151/15-L	۱
۳۷۹	ملتان کینٹ	۱
۳۸۰	ملتان شہر	۱
۳۸۱	کوٹ دیوان	۱
۳۸۲	پچو پڑہٹہ	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع وہاڑی	
۳۸۳	بوریوالہ	۱
۳۸۴	چک نمبر 543/E.B	۱
۳۸۵	چک نمبر 23/W.B	۱
۳۸۶	چک نمبر 491/E.B	۱
۳۸۷	چک نمبر 363/E.B	۱
۳۸۸	چک نمبر 245/E.B	۲
۳۸۹	گگو منڈی	۱
	ضلع ساہیوال	
۳۹۰	ساہیوال	۳
۳۹۱	اوکاڑہ	۲
۳۹۲	چک نمبر 55/2-L	۱
۳۹۳	چک نمبر 30/11-L	۲
۳۹۴	چک نمبر 13/14-L	۱
۳۹۵	ہیرک	۳
۳۹۶	چک نمبر 40/3-R	۱
۳۹۷	اوکاڑہ کینٹ	۱
۳۹۸	چک نمبر 90/12-L	۱
۳۹۹	عارف والا	۱
۴۰۰	چک نمبر 55/12-L	۱
۴۰۱	حجرہ شاہ مقیم	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۰۲	چک نمبر 6/11-L	۱
۴۰۳	چک ایل پلاٹ	۱
۴۰۴	چک نمبر 2/1-A.R (رنیالہ خورد)	۱
۴۰۵	چک نمبر 93/D نور پور	۱
	ضلع مظفر گڑھ	
۴۰۶	لیہ	۱
۴۰۷	علی پور گھلواں	۱
۴۰۸	چک نمبر 368/T.D.A	۱
۴۰۹	جتوئی	۱
۴۱۰	چک نمبر 106/M-L	۲
	ضلع ڈیرہ غازیخاں	
۴۱۱	ڈیرہ غازیخاں	۲
۴۱۲	راجن پور	۲
۴۱۳	بستی احمد آباد	۱
۴۱۴	کوٹ قیصرانی	۱
۴۱۵	بستی سہرانی	۱
	ضلع بہاولپور	
۴۱۶	بہاولپور	۱
۴۱۷	چک نمبر ۴۲ فتح	۱
۴۱۸	چک نمبر ۱۶۱ مراد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۱۹	چک نمبر ۱۸۳ مراد	۱
۴۲۰	چک نمبر ۶۳ ڈی۔بی	۱
۴۲۱	چک نمبر ۱۹۲ مراد	۲
۴۲۲	چک نمبر ۱۶۰ مراد	۱
	ضلع بہاولنگر	
۴۲۳	بہاولنگر	۲
۴۲۴	چک نمبر ۱۴۱ مراد	۱
۴۲۵	بستی نور پور	۲
۴۲۶	چک نمبر 169/7-R	۱
۴۲۷	چک نمبر ۱۶۶ مراد	۲
۴۲۸	چک نمبر 184/7-R	۱
۴۲۹	چک نمبر 166/7-R	۱
۴۳۰	چک نمبر 93/6-R	۱
۴۳۱	ڈیرہ باجوہ	۱
۴۳۲	چک نمبر ۱۶۹ مراد	۱
۴۳۳	چک نمبر 111/6-R	۱
۴۳۴	ہارون آباد	۱
۴۳۵	چشتیاں	۱
۴۳۶	چک نمبر 56/4-R	۱
۴۳۷	فورٹ عباس	۱
۴۳۸	چک نمبر ۱۰۲ ایف	۱
۴۳۹	چک نمبر 185/7-R	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۴۰	چک نمبر ۲۰۶ مراد	۱
	ضلع رحیم یار خان	
۴۴۱	رحیم یار خاں	۱
۴۴۲	خان پور	۱
۴۴۳	چک نمبر ۱۰ پی	۱
۴۴۴	چک نمبر 32/N-P شرقی	۱
۴۴۵	چک نمبر 78/6-R فیروزہ عباسیہ	۱
۴۴۶	چک نمبر 167/N-P ڈھنڈی	۱
۴۴۷	چک نمبر 144/P گاگڑی	۱
۴۴۸	کندھارا سنگھ	۱
۴۴۹	چک نمبر 65/P	۱
	ضلع جیکب آباد	
۴۵۰	گدو بیراج	۱
	ضلع لاڑکانہ	
۴۵۱	لاڑکانہ	۲
۴۵۲	مسن باڈہ	۱
۴۵۳	انور آباد	۱
۴۵۴	کھنڈو	۱
۴۵۵	گوٹھ جام خاں چانڈیو	۱
۴۵۶	گورگیج	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۵۷	نصیر آباد	۱
۴۵۸	وارہ	۱
۴۵۹	گوٹھ پنھوارو	۱
	ضلع خیرپور	
۴۶۰	کرونڈی	۱
۴۶۱	جمال پور	۲
۴۶۲	گوٹھ سیٹھ محمد صادق	۱
۴۶۳	گوٹھ عبدالسلام عمر	۱
۴۶۴	دیہہ اراڑہ	۱
۴۶۵	گمبٹ	۲
	ضلع نواب شاہ	
۴۶۶	نواب شاہ	۶
۴۶۷	باندھی	۱
۴۶۸	کنڈیارو	۲
۴۶۹	قمر آباد	۱
۴۷۰	مورو	۱
۴۷۱	کمال ڈیرہ	۱
۴۷۲	رحمان آباد	۲
۴۷۳	بھریا روڈ	۲
۴۷۴	دوڑ	۱
۴۷۵	قادر آباد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع حیدرآباد	
۴۷۶	حیدرآباد	۱
۴۷۷	لطیف آباد	۱
۴۷۸	کوٹری	۱
۴۷۹	بشیر آباد	۱
۴۸۰	سنجر چاہنگ	۱
۴۸۱	گوٹھ سلطان احمد	۱
۴۸۲	ٹنڈو جام	۱
۴۸۳	گوٹھ چوہدری نذیر احمد	۱
۴۸۴	نواں کوٹ احمدیاں	۱
۴۸۵	مبارک آباد	۱
۴۸۶	گوٹھ گوندل فارم	۱
۴۸۷	ٹنڈو الہ یار (لاابلینی)	۱
۴۸۸	ظفر آباد لوتکا	۱
۴۸۹	ٹنڈو محمد خاں	۱
۴۹۰	رحمان آباد	۱
۴۹۱	نواز آباد	۱
	ضلع بدین	
۴۹۲	بدین	۱
۴۹۳	گلارچی	۲
۴۹۴	کوٹ احمدیاں	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۹۵	ٹنڈو غلام علی	۱
۴۹۶	احمد آباد چک ۵	۱
۴۹۷	گوٹھ حاجی کمال دین	۱
۴۹۸	ٹنڈو باگو	۱
	ضلع تھرپارکر	
۴۹۹	میرپور خاص	۲
۵۰۰	چک ۱۵۱	۱
۵۰۱	نوکوٹ	۱
۵۰۲	نبی سر روڈ (بشمول احمد آباد)	۱
۵۰۳	محمود آباد اسٹیٹ	۲
۵۰۴	کنری	۲
۵۰۵	ناصر آباد فارم	۱
۵۰۶	کریم نگر فارم	۱
۵۰۷	نصرت آباد فارم	۱
۵۰۸	گوٹھ احمدیہ	۱
۵۰۹	لطیف نگر فارم	۱
۵۱۰	گوٹھ سیٹھ عزیز احمد	۱
۵۱۱	گوٹھ علم دین	۱
۵۱۲	مصطفیٰ فارم	۱
۵۱۳	نفیس نگر فارم	۱
۵۱۴	صادق پور	۲
۵۱۵	بستی نور پور	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع سانگھڑ	
۵۱۶	سانگھڑ	۲
۵۱۷	گوٹھ فتح پور	۱
۵۱۸	احمد پور	۱
۵۱۹	شہداد پور	۱
۵۲۰	گوٹھ عبدالغنی چک ۲۴	۱
	ضلع کراچی	
۵۲۱	ملیر کینٹ	۲
۵۲۲	ڈرگ روڈ	۳
۵۲۳	لانڈھی کورنگی	۲
۵۲۴	سوسائٹی	۱
۵۲۵	ناظم آباد	۱
۵۲۶	عزیز آباد	۲
۵۲۷	صدر کراچی	۴
۵۲۸	مارٹن روڈ	۲
۵۲۹	اورنگی ٹاؤن	۱
۵۳۰	گلشن اقبال	۱
	ضلع کوئٹہ	
۵۳۱	کوئٹہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
			۵۳۴	چرناڑی	۱۰			
	ضلع کوٹلی آزاد کشمیر		۵۳۵	آرام باڑی	۱		ضلع میرپور آزاد کشمیر	
۵۳۲	کوٹلی	۴				۵۳۷	میرا بھڑکا	۲
۵۳۳	گوٹی	۲	۵۳۶	خلیل آباد	۱	۵۳۸	ربوہ	۵۲

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع

خدام کی دینی، تربیتی اور علمی ضروریات پورا کرنے کے لئے اجتماعات ایک مفید اور بابرکت ذریعہ ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کو بھی ۶-۷ جون ۱۹۸۱ء کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اپنی دنیوی مصروفیات سے دامن چھڑا کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اکٹھے ہونے والے ۵۱ خدام میں سے ۷ خدام سویڈن سے اور ۲ ڈنمارک سے شامل اجتماع ہوئے۔

اس اجتماع کے پروگراموں میں عبادات، درس قرآن کریم، درس حدیث، علمی تقاریر شامل ہیں۔ نیز خدام میں بڑے دلچسپ تفریحی، ورزشی اور علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ محترم منصور احمد صاحب بشیر مہمانِ خصوصی تھے۔ آپ نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس اجتماع کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی اور انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات عطا فرمائے اور اس دو روزہ بابرکت اور رُوح پرور اجتماع پر اختتامی خطاب سے نوازا۔ اور "عہد" کی تشریح اور اہمیت بیان کرتے ہوئے خدام کو بدل و جان اسے نبھانے کی کوشش میں مصروف رہنے کی تلقین کی۔

مقامِ اجتماع خوبصورت رنگا رنگ جھنڈیوں اور بینروں سے سجایا گیا تھا۔ اجتماع کا پروگرام دو زبانوں میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ اٹھارھویں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود کا فرمودہ رُوح پرور خطاب بھی طبع کروا کر تقسیم کیا گیا جس میں خدام سے تاریخی عہد لیا گیا تھا۔ اس کامیاب اجتماع پر ۴۰ سے زائد زائرین بھی شریک ہوئے۔

تربیتی کلاسز میں نمائندگی کا سال وار گوشوارہ

سال	مجالس	خُدّام
۱۹۶۵ء	۵۰	۱۳۶
۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳
۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱
۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰
۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
۱۹۷۰ء	۱۳۹	۲۱۷
۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸
۱۹۷۲ء	۲۹۷	۴۷۴
۱۹۷۳ء	۲۹۶	۴۴۸
۱۹۷۴ء	۳۰۶	۴۶۱
۱۹۷۵ء	۳۷۵	۶۰۰
۱۹۷۶ء	۳۳۳	۵۶۰
۱۹۷۷ء	کلاس نہیں ہوئی	کلاس نہیں ہوئی
۱۹۷۸ء	۳۳۵	۴۹۷
۱۹۷۹ء	۳۶۱	۵۳۹
۱۹۸۰ء	۵۷۴	۸۹۳
۱۹۸۱ء	۴۴۶	۶۸۹
۱۹۸۲ء	۵۲۸	۹۱۶

اٹھائیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی مجلس انتظامیہ

ناظم اعلیٰ: مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز

نائب ناظم اعلیٰ: مکرم نصیر احمد صاحب قمر

ناظمین

- ناظم رابطہ — مکرم منصور احمد صاحب عمر
- ناظم تدریس — " لئیق احمد صاحب طاہر
- نائب ناظم تدریس — " عطاء الرحمن صاحب محمود
- ناظم تنظیم و ضبط — " چوہدری سلطان احمد صاحب
- ناظم خوراک — " چوہدری فضل احمد صاحب
- ناظم کھیل و اجتماعی ورزش — " مرزا لقمان احمد صاحب
- ناظم طبی امداد — " ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب
- ناظم تربیت — " شیخ مبارک احمد صاحب
- ناظم تقاریر — " عبد الجلیل صادق صاحب
- ناظم رہائش — " سعید احمد صاحب چیمہ
- ناظم روشنی — " مبارک احمد طاہر صاحب
- ناظم آب رسانی و صفائی — " حبیب الرحمن صاحب زیروی
- ناظم استقبال و رجسٹریشن — " ملک خالد مسعود صاحب
- نائب ناظم " " — " مبارک احمد صاحب خالد
- ناظم وقار عمل — " محمد اسلم صاحب شاد
- ناظم عملی پروگرام — " مرزا فرید احمد صاحب
- ممبران کمیٹی عملی پروگرام (۱) — " مرزا لقمان احمد صاحب
  - (۲) — " مبارک احمد خان صاحب
  - (۳) — " محمد اسلم صاحب شاد
  - (۴) — " چوہدری سلطان احمد صاحب
  - (۵) — " چوہدری فضل احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

اٹھائیسویں[۲۸] سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نام ضلع	کل مجالس	نمائندگی مجالس	نمائندگی خدام
پشاور	۶	۲	۲
مردان	۱	۱	۲
ہزارہ	۵	۲	۳
ڈیرہ اسماعیل خان	۱	-	-
بنوں	-	-	-
کوہاٹ	۱	۱	۱
راولپنڈی	۱۲	۱۲	۳۶
جہلم	۱۷	۸	۱۴
اٹک	۴	۱	۲
گجرات	۴۸	۴۰	۸۲
سرگودھا	۵۷	۵۷	۹۴
جھنگ	۱۶	۱۶	۲۴
میانوالی	۷	۲	۴
فیصل آباد	۸۶	۴۳	۹۱
لاہور	۱۹	۱۹	۵۵
قصور	۱۱	۶	۶
سیالکوٹ	۹۹	۶۹	۹۵
گوجرانوالہ	۴۸	۳۰	۴۴
شیخوپورہ	۴۹	۴۹	۸۵
ملتان	۲۷	۱۶	۲۴
وہاڑی	۱۵	۷	۸
ساہیوال	۲۹	۱۶	۲۲
مظفرگڑھ	۱۶	۵	۶

نام ضلع	کل مجالس	نمائندگی مجالس	نمائندگی خدام
ڈیرہ غازی خان	۱۴	۵	۷
بہاول پور	۱۶	۷	۸
بہاول نگر	۲۸	۱۸	۲۱
رحیم یار خان	۲۰	۹	۹
سکھر	۷	-	-
جیکب آباد	۲	۱	۱
لاڑکانہ	۹	۹	۱۰
دادو	۳	-	-
خیرپور	۱۴	۶	۸
نواب شاہ	۱۶	۱۰	۱۸
حیدرآباد	۱۶	۱۶	۱۶
بدین	۱۱	۷	۸
تھرپارکر	۲۷	۱۷	۲۱
سانگھڑ	۵	۵	۶
کراچی	۱۰	۱۰	۱۹
کوئٹہ	۱	۱	۱
کوٹلی (آزاد کشمیر)	۷	۵	۹
میرپور "	۳	۱	۲
مظفرآباد "	۳	-	-
ربوہ	۱	۱	۵۲
بیرون پاکستان	-	-	-
میزان	۶۸۷	۵۳۸	۹۱۶

شیزان
پیش کرتے ہیں
نیا ذائقہ
جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق
زنجبیل
بھوک بڑھائے، پیاس بجھائے
زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا
ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب
Shezan
زنجبیل
SHAKE WELL BEFORE USE
SHEZAN INTERNATIONAL LTD
Shezan
Zanjbeel
تفریح کے وقت
ہر وقت
کھانے کے وقت
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔
بند، روڈ۔ لاہور
adcom
396 35

محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کا افتتاح فرما رہے ہیں

تربیتی کلاس کے طلبہ محویت کے عالم میں خطاب سن رہے ہیں

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)

Monthly **KHALID** RABWAH

June 1982 — Editor: Mirza Mohammad Din Naz — Regd No L 5830
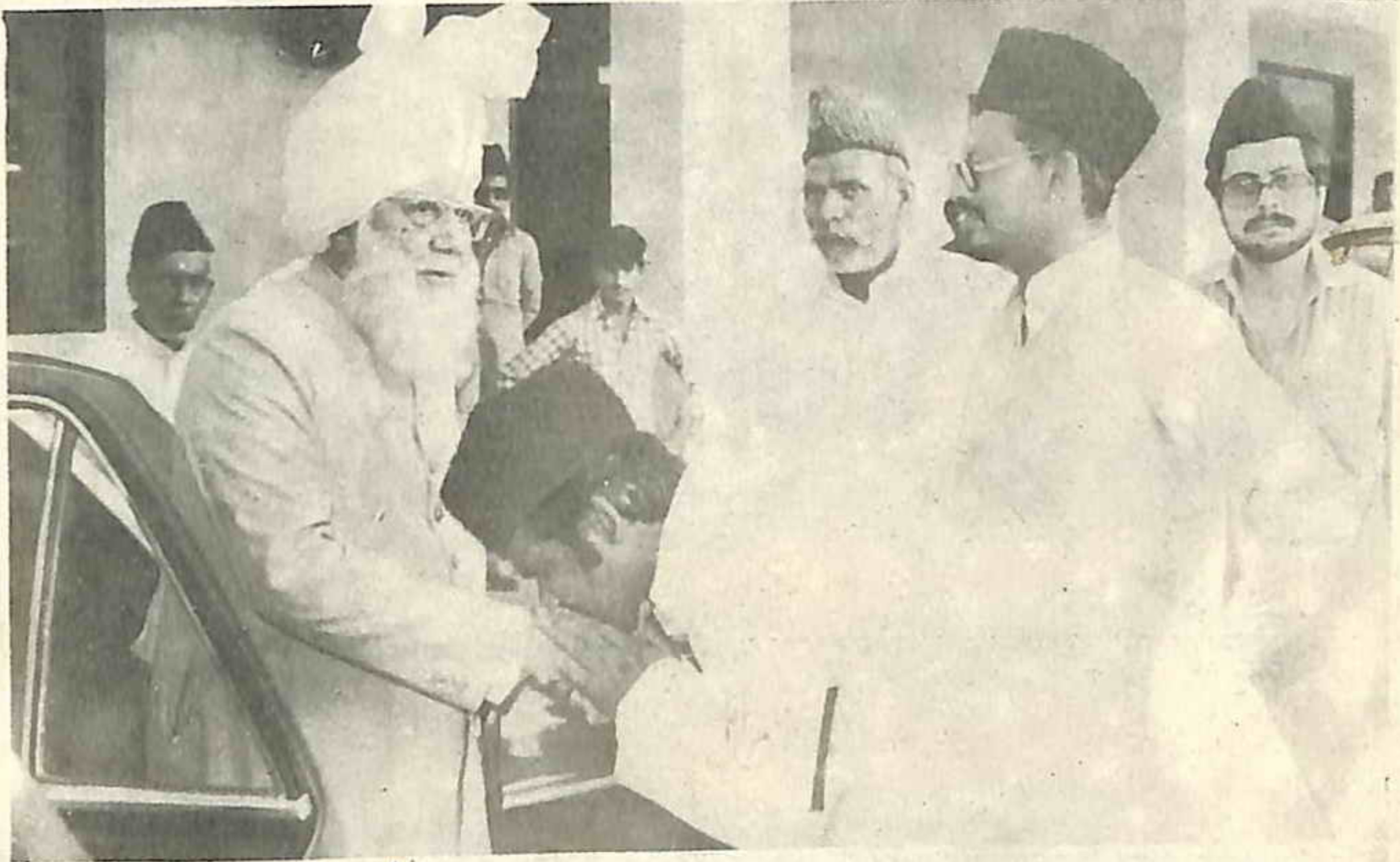
اٹھائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں صدر محترم اور ناظم اعلیٰ حضور رحمہُ اللہ تعالیٰ کا استقبال کر رہے ہیں
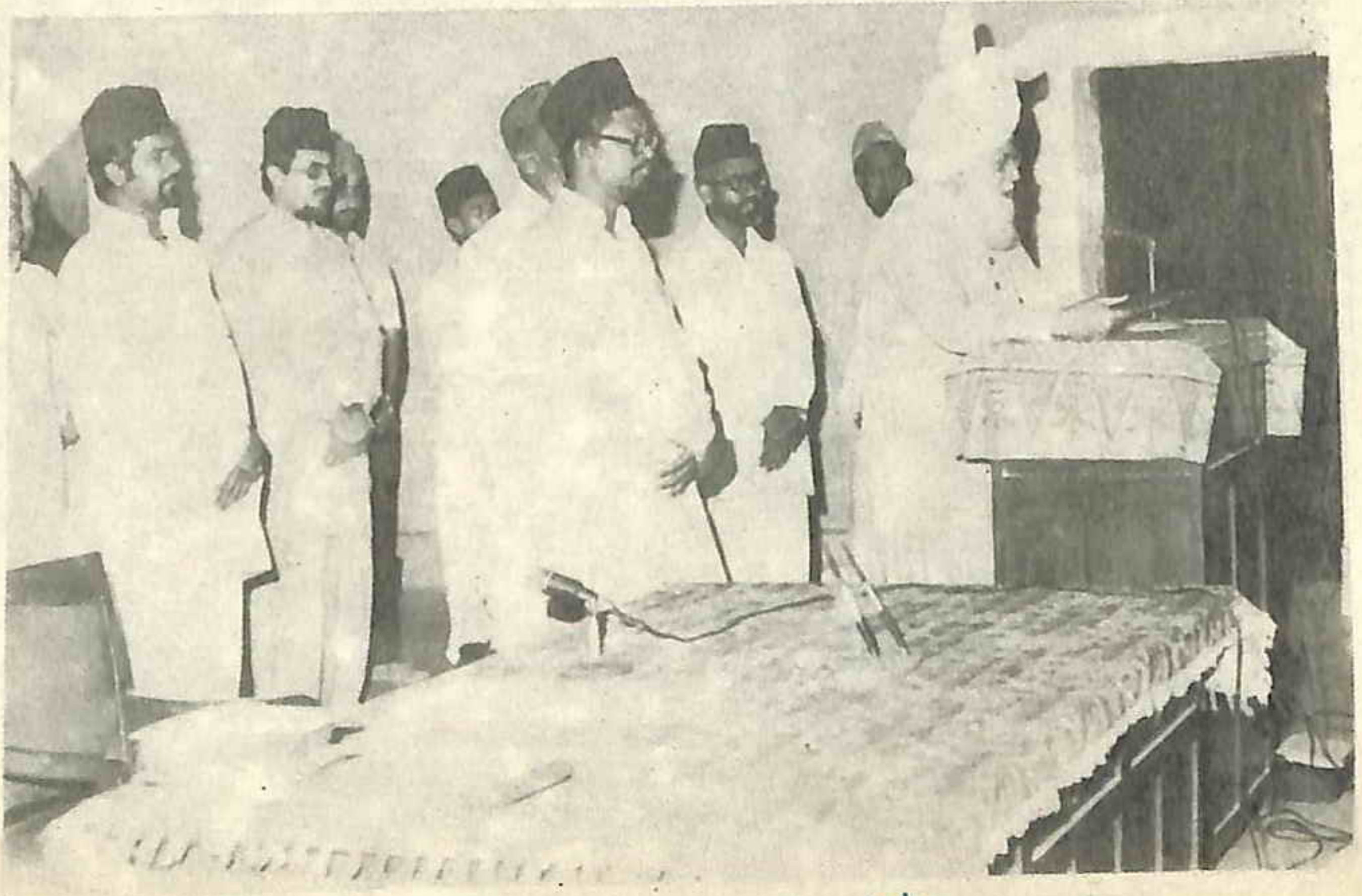
حضور رحمہُ اللہ تعالیٰ اختتامی تقریب میں خدام سے خطاب فرما رہے ہیں